ما شاء الله لا قوة الا بالله

حسب الحکم حضرت اقدس مولانا مولوی حافظ قاری حاجی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ

اتمام النعم
ترجمہ
تبویب الحکم

از اہتمام امیدوار رحمت ایزد منان محمد ابو سعید بن محمد عبد الرحمن خان طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۳۱

تقریظ از جناب جامع کمالات صوری و معنوی جناب مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ واہب النعم۔ واسع الفضل والکرم۔ والصلوۃ علی رسولہ محمد الذی اوتی جوامع الکلم وعلی آلہ واصحابہ ینابیع الحکم۔ سبحان اللہ مقبولان الٰہی کی بھی کیا شفقت و دلسوزی ہے کہ شب و روز بندگان خدا کے فیض رسانی و نفع بخشی کا خیال رہتا ہے یہی لوگ درحقیقت آیہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کی تفسیر ہیں چنانچہ ہمارے حضرت قبلہ و کعبہ پیر و مرشد مولانا سیدنا الحاج الحافظ الشاہ محمد امداد اللہ دامت برکاتہم کے ایسی ہی شفقت کا مصداق یہ امر ہے کہ آپکی ذات بابرکات سے مفید مفید کتابیں تصنیف ہوئیں ترجمے ہوئے اشاعت ہوئی انہیں مفید اور ضروری کتابوں میں سے ایک کتاب معروف بنام حکم جامع ارشادات قطب الوقت حجۃ اللہ حضرت ابن عطا اسکندری مصنف تنویر فی اسقاط التدبیر ہے واقعی جو طرز روحانی تربیت و اتقان معرفت کا ان بزرگ کے کلام میں پایا جاتا ہے کم کسیکے کلام میں دیکھا گیا۔ یہ کتاب بھی اپنے حسن ظاہر و جمال باہر کیوجہ سے وصف و بیان سے مستغنی ہے کسیکا قول ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے مگر اسکے مضامین متفرق ہونے سے طالب کو پتہ نہ لگتا تھا کہ یہ مسئلہ کس باب کا ہے شیخ علی متقی رحمۃ اللہ تعالی نے اسکی ترتیب و تبویب نہایت خوبی کیساتھ کی جو النہج الاتم فی تبویب الحکم کے نام سے مشہور ہے حضرت سیدنا و مرشدنا ممدوح الصدر نے بنظر نفع رسانی اہل ہند کے اسکے ترجمہ کیلیے جامع الفضل والکمال عزیز النظیر والمثال جناب مولانا خلیل احمد صاحب مدرس سابق مدرسہ اسلامیہ دیوبند و مدرس حال مدرسہ اسلامیہ سہارنپور کو حکم فرمایا۔ مولانا نے نہایت سلیس مطلب خیز عبارت میں ترجمہ فرمایا اور حسب ارشاد سیدنا اس احقر کو طبع کرانیکے لیے عنایت ہوا چونکہ غایت انکسار و خلوص کیوجہ سے جناب مولانا المترجم نے اس ترجمہ کا نام تک نہیں رکھا۔ بھلا اپنا نام ظاہر کرنا تو کہاں اسلیے احقر نے اتمام النعم ترجمہ تبویب الحکم اسکا نام رکھدیا اور شفیقی مخلصی خیر مجسم تصویر رحمت و کرم جناب حافظ محمد ابو سعید خانصاحب مہتمم مطبع نظامی باقتضای اس خلوص کے جو حافظ صاحب ممدوح کو حضرت سیدنا و مرشدنا ظلہ کے حضور میں ہے اپنی عالی ہمتی سے اسکو نہایت اہتمام و تصحیح کیساتھ طبع فرما کر مشتاقین کی آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور بخشا۔ یہ لآلی بے بہا آپ غوطوں کے بعد بحر خفا سے ساحل ظہور پر آئے ہیں جو اب بھی اسکو آویزہ گوش قبول بنانے میں پس و پیش ہو تو بجز ناقدر شناسی کے اور کیا الزام دیا جاوے فقط

کتبہ محمد اشرف علی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفین اوس خداوند علیم کے واسطے شایان ہین جو اپنی خواص عباد کے لیے معانی اور نکات کے
چہرون سے نقاب کا پردہ اوٹھانیوالا ہے۔ اور درود وسلام ہمارے سردار و پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو
جو چیدہ و برگزیدہ اُس جماعت کے ہین جنکو حکمت و نبوت اور دوٹوک کلام عطا ہوئے اور اُن کے
آل واصحاب پر جو فہم نکات و اسرار کی زمینون کی اطراف کے لیے مرکز اور مرجع ہین اما بعد کہتا ہے
بندۂ حقیر ذات بے نیاز کے لطف کا محتاج علی بن حسام الدین جو متقی ہندی کے لقب کے ساتھ
مشہور ہے غفر اللہ لہ و لوالدیہ وللمومنین والمومنات۔ جب مین نے کتاب حکم کو جو امام محقق عارف صاحب
کشف و لی ابو الفضل تاج الدین احمد بن عبد الکریم بن عطاء اسکندری کی تصنیف ہے دیکھا اور علم
صوفیہ کے بیان مین جسقدر کتابین تھین اُسکو سب مین عمدہ پایا اور اگرچہ حضرات متقدمین صوفیہ
اسکی شرح کے درپے ہوئے پر جہان تک میرا علم ہے اُن مختلف اور متفرق حکمت آمیز فقرون کو ابواب کے
طور پر جمع و فراہم کرنے کے لیے کوئی متعرض نہین ہوا۔ اسلیے میرے دل مین یہ خیال پیدا ہوا
کہ مین ابواب و تراجم مقرر کرون اور ہر ایک حکمت آمیز فقرہ کو اُسکے مناسب باب کے ذیل مین درج
کرون تاکہ الفاظ و معانی کا یاد کرنا بھی کسیقدر سہل ہو جائے اور یہ تبویب بمنزلہ مختصر شرح کے ہو
اور مین اسکو النہج الاتم فے تبویب الحکم کے نام کے ساتھ موسوم کرتا ہون اُسکے تیس باب
مقرر کرتا ہون پہلا باب علم کے بیان مین علم فائدہ بخش وہی ہے جسکی شعاعین سینہ
اور دل مین پھیل جائین اور دل پر سے شکوک و اوہام کے پردے اُٹھا دے عمدہ علم وہ ہے

جس کے ساتھ خوف خدا بھی ہو علم کے ساتھ اگر تجکو خوف خدا بھی ہو تو وہ تجکو فائدہ بخش ہی ورنہ وہ تیرے لیے ضرر رسان ہی

دوسرا باب توبہ کے بیان مین

قلب کیونکر منور ہو سکتا ہی اور حال یہ ہی کہ اغیار موجودات کی صورتین اُس کے آئینہ مین منقش ہون بلکہ خداتعالی کی طرف کیونکر سیر کر سکتا ہی حالانکہ وہ ابھی شہوات نفسانیہ کی قید مین مقید ہو بلکہ خداوند تعالی کی بارگاہ عالی مین داخل ہونے کی کیونکر طمع کر سکتا ہی اور وہ اپنی غفلتون کی ناپاکی سے نہین نہایا بلکہ دقائق اسرار کے سمجھنے کی کیونکر توقع رکھتا ہی اور وہ اپنی نازیبا حرکتون سے اگر اُسکے عدل وانصاف سے مڈبھیڑ ہو گئی تو کوئی گناہ صغیرہ نہین اور اگر اُسکے فضل کا سامنا ہوا تو کوئی گناہ کبیرہ نہین جب تجھ سے کوئی گناہ صادر ہو جائے تو وہ تجکو تیرے پروردگار کے ساتھ حصول استقامت سے مایوس نکر دی کیونکہ شاید آخری گناہ ہو جو تجھپر مقدر ہوا ہی۔ طاعات وعبادات کے فوت ہو جانے پر غم کا نہ ہونا اور معاصی وسئیات کے واقع ہونے پر پشیمانی کا نہ ہونا موت قلب کی علامت ہی۔ کوئی گناہ تیرے خیال مین اتنا بڑا نہ ہونا چاہیے کہ تجکو اللہ تعالی شانہ کے ساتھ حسن ظن سے روکدی اور اُسکی رحمت وفضل سے مایوس کر دی کیونکہ جس نے اپنے پروردگار کو پہچانا اُسنے بمقابلہ اُسکے کرم کے اپنے گناہ کو صغیر اور حقیر جانا

تیسرا باب عمل کے اندر اخلاص ہونے کے بیان مین

بندے کے اعمال صرف صورتین بیجان ہین اور اخلاص کا وجود اُن کے لیے ارواح ہین۔ اثناء سلوک مین وقت کشف معارف واسرار اور ظہور انوار کے سالک کی ہمت توقف کا ارادہ نہین کرتی ہی مگر حقیقۃ الامر اُسکو پکار کر کہتی ہی کہ تیرا مطلوب آگے ہی اور جمال ظاہر مخلوقات کا ظاہر نہین ہوتا ہی مگر اُنکے حقائق چلا کر تجکو کہتے ہین کہ ہم آزمایش ہین ہم مین مبتلا ہو کر کفران مت کیجیو۔ ایک مخلوق سے دوسرے مخلوق کی طرف چلنے کا قصد نہ کر کیونکہ اگر تو ایسا کریگا تو مثل چکی کے گدھے کے ہوگا کہ چکی مین چلتا ہی اور جو اُسکے سیر کی ابتدا ہی وہ ہی اُسکے سیر کی انتہا ہی لیکن تو مخلوقات سے خالق کی طرف سیر کر اللہ تعالی فرماتا ہی اور بے شک انتہا (سلوک) تیرے پروردگار تک ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو دیکھ

صوبہ مراد ہی کہ عارف کے لیے اپنے اعمال پر طلب حصول جزا و قبول دنیاوی یا حصول مقامات نہونا چاہیے بلکہ صرف وجہ اللہ مقصود ہو ورنہ وہ اپنی اخلاص کی

وہ فرماتے ہین جسکی ہجرت اللہ ورسول کی طرف ہو تو فی الواقع اُسکی ہجرت اللہ ورسول کی طرف ہو گی اور
جسکی ہجرت متاع دنیا حاصل کرنے کے لیے ہی یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے تو اُسکی ہجرت واقعی
اُسی طرف ہو گی جسطرف اُسنے ہجرت کا ارادہ کیا ہی۔ اگر تو صاحب عقل و فہم ہی تو حضرت کے اس جملہ
(فہجرتہ الی ماہاجر الیہ) کو تامل کی نظر سے بغور دیکھ کوئی عمل بارگاہ خداوندی مین اُس عمل سے
زیادہ قبولیت کے لائق نہین ہی جسکا مشاہدہ تیرے پسندیدگی کی نظر سے غایب ہو اور تیرے
خیال مین اُسکا وجود حقیر ہو طاعت پر اس اعتبار سے نہ اترانا کہ وہ تجھ سے تیری قدرت
واختیار کے ساتھ ظاہر ہوئی ہی بلکہ یہ خیال کرکے خوش ہونا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و رحمت
اور توفیق کے ساتھ ظاہر ہوئی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی تو کہہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اُسکی مہر سے
سو اسی پر چاہیے خوشی کرین۔ ہمارا پروردگار جل وعلا اس سے برتر و بالاتر ہی کہ بندہ تو اُس
کے ساتھ اپنی طاعتون سے نقد کا معاملہ کرے اور وہ اُس کا بدلہ قیامت کے اودھار پر چھوڑے
طاعت پر دنیا مین تجکو یہ ہی بدلہ کافی ہی کہ تیرا مولے تیرے لیے طاعت کے اہل ہونے پر راضی
ہوا۔ عمل کرنے والون کے لیے جزاء معجل یہ ہی کافی ہی جو اثناء طاعت مین اُن کے قلوب پر
الہامات اور لذت مناجات کے دروازے کھولتا ہی اور اپنا انس جان بخش اُن کے دلون پر
نازل فرماتا ہی۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت حصول ثواب یا دفع عقاب کے لیے کی تو گویا
اُس نے حق جل وعلا کی صفات کمال وعظمت وجلال کا حق ادا نہ کیا۔ جب تو کسی عمل پر عوض
کا خواہان ہو گا تو تجھ سے اُس مین صدق اور اخلاص کا مطالبہ ہو گا اور اخلاص کے
ہونے مین تو متردد ہو گا اور متردد کو اپنی اس ناکارہ عمل کی جزا رو مواخذہ خداوندی سے
سلامت رہنا ہی کافی ہی۔ اپنے کسی عمل پر جسکا تو فاعل حقیقی نہین ہی عوض کا طلبگار مت ہو
ایسے عمل پر تجکو یہی عوض کافی ہی کہ اُسکو قبول فرمایا اور اُس پر مواخذہ نہین کیا گناہ اور نافرمانی
کرنے کے وقت جسقدر تو حلم خداوندی کا محتاج ہی بندگی اور طاعت کرنے کے وقت اُس سے
زیادہ اُس کے حلم کا حاجتمند ہی۔ بسا اوقات غامض اور دقیق ریا ایسی جگہ سے داخل ہوتی ہی

جس جگہ تجکو لوگ نہ دیکھتے ہوں - تیرا خواہش کرنا کہ لوگ تیرے اعمال اور باطنی احوال کی خصوصیت جان لیں عبودیت کے اندر تیرے سچا نہ ہونے کی دلیل ہے نظر لطف خداوند تعالی کی اپنی طرف ملاحظہ کرکے لوگون کی نظر کو اپنے خیال سے دور کر اور توجہ والتفات خداوند تعالی اپنی طرف مشاہدہ کرکے لوگون کے توجہ والتفات کی طرف متوجہ نہ ہو - حق جل وعلا جیسے عمل مشترک ریا آمیز کو پسند نہیں فرماتا ہی اسی طرح قلب مشترک کو جس مین جب غیر بھی ہو محبوب نہیں رکھتا ہی عمل مشترک کو نہ قبول فرماتا ہی نہ اُسپر ثواب دیتا ہی اور قلب مشترک کیطرف نہ التفات فرماتا ہی نہ متوجہ ہوتا ہی - جس چیز کو تو محبوب بنائیگا اُسکا بندہ ہوگا اور اللہ تعالی اسکو پسند نہین کرتا کہ اُس کے سوا تو کسی کا بندہ بنے - محب وہ نہیں ہی جو اپنے محبوب سے عوض کا امیدوار ہو یا حصول غرض کا طلبگار ہو - کیونکہ محب حقیقی وہ ہی جو اپنے محبوب کی رضا مین سب خرچ کر ڈالے وہ محب حقیقی نہیں ہی جسکے لیے محبوب کچھ خرچ کرے - اُسکے صدقہ کئے ہوئے عمل پر تو کیونکر عوض کا طالب ہو سکتا ہی یا اُسکے تحفہ بھیجی ہوئی راستی پر کسطرح جزا کا طالب ہو سکتا ہی

چوتھا باب نماز کے حکم کے بیان مین نماز حقیقی دلون کو اغیار کے میل کچیل سے پاک کرنے والی اور پوشیدہ اسرار کا دروازہ کھولنے والی ہی - نماز سرگوشی کا محل اور محبت و اخلاص کی جگہ ہی اُس مین قلوب کے میدان اسرار دن کے لیے فراخ ہوتے ہین اور اس مین انوار کے ستارے چمکتے ہین - جب حق جل وعلا نے عبادت سے تیری ملالت وگرانی معلوم کی تو رنگ برنگ کی عبادتیں تیرے لیے مقرر فرمائین اور جب عبادت پر تیری حرص دیکھی تو تجکو اُس سے منع فرمایا اسلیے کہ تیرا قصد کامل نماز ادا کرنے کا ہو نہ محض صورت نماز کیونکہ ہر ایک نماز پڑھنے والا کامل نماز ادا کرنیوالا نہیں ہوتا ہی - تیرا ضعف وناتوانی معلوم کرکے نماز کی تعداد گھٹا دی - اور فضل خداوندی کا محتاج جانکر امداد ثواب بڑھا دی (یعنے پچاس سے پانچ کر دی اور پچاس کا ثواب پانچ مین دیدیا) تیرے لیے طاعات کو اوقات معینہ کے ساتھ اسلیے مقید کر دیا تاکہ کسل اور لیت ولعل تجکو مانع نہ ہو اور وقت فراخ رکھا تاکہ کچھ حصہ اختیار کا بھی تیرے لیے

باقی رہے۔ جب حق جل وعلا نے اپنے بندون کی کوتاہی وظائف عبودیت کی بجاآوری کی طرف
اُٹھنے مین معلوم فرمائی تو اپنی طاعت وعبادت کو اُن پر واجب فرماکر گویا اُنکو اپنے ایجاب کی
زنجیرون کے ساتھ اپنی طاعت کی طرف ہانکا۔ تیرا پروردگار اُن لوگون سے تعجب فرماتا ہی جو
زنجیرون مین باندھکر جنت مین بھیجے جاتے ہین ظاہر مین تجھپر اپنی خدمت وطاعت کو واجب
فرمایا اور حقیقت مین اس کی وجہ سے تیرے جنت مین داخل ہونے کو واجب ولازم فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے قول (وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ) کے سوال کے جواب مین کہ گیا یہ
مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی مخصوص ہی یا کسی دوسرے کو بھی اسمین سے حصہ اور
نصیب ہی۔ بیشک مشاہدہ جلال وجمال حق متعال کے ساتھ آنکھ کی ٹھنڈک اور دل کی لذت
کا ہونا شہود حقیقی جل وعلا کے عرفان کی قدر کے موافق ہوتا ہی اور کسیکا عرفان رسول اللہ
صلوات اللہ علیہ وسلامہ کے عرفان کے برابر نہین ہی تو کسی کے آنکھ کی ٹھنڈک بھی آپ کے
آنکھ کی ٹھنڈک کے برابر نہ ہوگی اور یہ جو ہمنے کہا کہ نماز مین آپ کی خنکی چشم بمشاہدہ جلال مشہود
جل وعلا ہی اسکی یہ وجہ ہی کہ خود آپ نے اپنے ارشاد مین لفظ فی الصلوۃ فرماکر اس طرف ایما
فرمایا ہی اور لفظ (بالصلوۃ) اسلئے نہین فرمایا کہ آپ کے آنکھ کی خنکی بغیر اپنے پروردگار کے کسی کے
ساتھ نہین ہوسکتی اور کیونکر ہوسکتی ہی آپ تو دوسرون کو اس مقام کی رہنمائی فرماتے ہین اور
اپنے ارشاد (کہ اللہ کی عبادت اسطرح کر گویا تو اُسکو دیکھ رہا ہی) کیساتھ دوسرونکو اس مقام کے
حاصل کرنے کا امر فرماتے ہین اور رویت حق جل وعلا کیساتھ اُسکے ماسوا کا مشاہدہ امر محال
ہی۔ اور اگر کوئی یہ کہے کہ نماز سے آنکھ کی خنکی کا ہونا کبھی اسوجہ سے ہوتا ہی کہ وہ اللہ کے فضل اور
اُسکے احسان سے ظاہر ہوئی ہی تو اُس سے مسرت اور آنکھ کی ٹھنڈک کیونکر نہ ہو اور اللہ تعالی
خود فرماتا ہی تو کہہ اللہ کے فضل اور اُسکی رحمت سے سو اسی پر خوش ہونا چاہیے۔ تو تو سمجھلے
کہ اسرار کلام مین تدبر کرنے والے کے لیے یہی آیہ شریفہ اسکے جواب کی طرف مشیر ہی اس لیے
کہ یہ فرمایا ہی اسی پر لوگ خوش ہون اور یہ نہین فرمایا ہی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اس پر خوش ہو

حاصل مطلب یہ کہ لوگون سے کہدے کہ وہ اللہ تعالی کے فضل و احسان پر خوش ہون اور تیری فرحت و مسرت تو ذات پاک متفضل و محسن حقیقی کے ساتھ ہی ہونی چاہیے چنانچہ دوسری آیت مین بطور اشارہ کے ہی تو کہہ اللہ (یعنے اُسی کے ساتھ خوش ہوتا ہون) پھر اُن کو اُن کی فکر مین کھیلتا ہوا چھوڑدے **پانچوان باب گمنامی اور گوشہ نشینی کے بیان مین** قلب کے لیے کوئی چیز اُس گوشہ نشینی کے برابر نافع نہین ہے جسکے ساتھ صفات آلہی و نعماء شناسی کے تفکر کے میدان مین داخل ہو یا گمنامی کی زمین مین اپنے وجود کو دفن کردے کیونکہ جو دانہ زمین مین دفن نہین ہوتا اُسکا نشو و نما کامل نہین - اپنے اولیا کے قلوب کے انوار کو اُنکے ظاہری حالات کے کثیف پردون مین اسلیے چھپایا تا کہ اظہار کی ذلت سے محفوظ رہین اور شہرت کی زبان سے اُنکو پکارا نہ جائے - پاک ہے وہ ذات جسنے معارف و اسرار الہیہ خاصہ کو اوصاف بشریت کے ظہور کے پردے مین چھپایا اور اپنی عظمت ربوبیت کو اپنے بندونکے لیے اُنکی عبودیت کے آثار ظاہر کرکے ظاہر فرمایا - منزہ ہے اُس ذات پاک کے واسطے جس نے اپنے اولیا کی طرف راہ یابی کا وہی طریقہ رکھا جو اپنی طرف راہ یابی کا طریقہ ٹھرایا اور اپنے اولیا تک اُسی کو پہونچایا جسکو اپنی طرف پہونچانا چاہا - **چھٹا باب وقت کی رعایت اور اُسکے غنیمت جاننے مین** بقدر ایک سانس کے بھی تیرا وقت نہین گذرتا مگر اُسمین تیرے لیے خدا تعالی کا امر مقدر کیا ہوا (خواہ طاعت یا معصیت انعام یا ابتلا) ظاہر ہوتا ہے - اغیار سے خالی ہونے والے وقت کا انتظار نکر کیونکہ یہ تجکو اُسکے مراقبہ اور نگہداشت سے جس حال مین تجکو ٹھرا رکھا ہے جدا کردے گا - بجا آوری اعمال کو تیرا فارغ وقت پر ٹالنا تیرے نفس کی حماقتون مین سے ہے - جسقدر تجپر اوقات مین حقوق (واجبہ عبادات ظاہرہ صوم و صلوۃ کے) ہین (اگر فوت ہو جائین تو) اُنکی قضا ممکن ہے اور (معاملات باطنہ اور واردات قلبیہ جو اوقات کے حقوق ہین اُنکی قضا کسیطرح ممکن نہین ہے اسلیے کہ کوئی ایسا وقت نہین ہے کہ اُسمین بجز خدا تعالی شانہ کا حق جدید یا امر محکم لازم نہو تو جب اُسمین جو حق اللہ ہے ادا نہین کرسکتا تو غیر کا حق اُسمین کیونکر ادا کر سکیگا - عمر گذشتہ کا عوض نہین ہے اور عمر موجود بے بہا ہے - تو تمام شواغل سے

گوارا نہین کرتا اسلیے یہ سخت ضرر رسان ہے درنگ کرنے مین سعی بلیغ کرنی چاہیے ۱۲-

خالی ہوا اور پھر کبھی اللہ تعالی کی طرف متوجہ نہوا اور موانع کم ہون تو بھی اُسکی طرف نہ چلے یہ پوری بے توفیقی
اور رسوائی ہی **ساتوان باب خدا تعالی کے ذکر مین** ذکر مین حضور نہ ہونے کے سبب سے
ذکر کو نہ چھوڑ کیونکہ اثنا ذکر مین غفلت ہونے کے بہ نسبت نفس ذکر سے غفلت کا ہونا زیادہ سخت ہی
اور کچھ بعید نہیں ہی کہ تجکو اللہ تعالی ذکر غفلت آمیز سے ذکر بیداری تک اور ذکر بیداری سے ذکر
حضور تک اور ذکر حضور سے اُس ذکر تک جس مین ماسوا مذکور حقیقی جل وعلا کے سب غیبت ہو جاتے
بلند فرما دیوے اور اللہ تعالی پر کچھ دشوار نہیں اللہ تعالی شانہ نے تجکو تین طرح سے بزرگی عطا فرمائی اول
تجکو اپنا ذاکر بنایا اور اگر اُسکا فضل نہوتا تو تیری زبان و قلب پر اُسکے ذکر جاری ہونیکا تو اہل
نہوتا دوسرے اپنی نسبت تیری طرف ثابت فرما کر تجکو اپنی نسبت کیساتھ خلائق کا مذکور ٹھرایا
(اور ولی اللہ وصفی اللہ وغیرہ القاب سے ذکر کرایا) تیسرے تجکو اپنے یہان ذکر کر کے اپنا مذکور بنایا
اور اپنی نعمت کا بخیر اتمام فرمایا۔ ظاہر ذکر بدون باطنی مشاہدہ اور فکر کے نہیں ہوتا ہی **آٹھوان**
باب فکر کے بیان مین قلب کا سیر کرنا اغیار یعنے مخلوقات کے وسیع میدانون مین فکر ہی۔ فکر
قلب کا چراغ ہی جب وہ نرہیگا تو قلب کی روشنی بھی جاتی رہیگی۔ فکر دو طرح ہی ایک فکر تو تصدیق
اور ایمان کی اور دوسری فکر مشاہدہ اور عیان کی۔ پہلی تو اہل اعتبار یعنے سالکون کے لیے ہی اور
دوسری اہل مشاہدہ و معاینہ یعنے مجذوبونکے لیے۔ **نوان باب زہد اور اُسکی فضیلت کی**
بیان مین جو عمل تارک الدنیا کی قلب سے ہو وہ تھوڑا نہیں اور جو عمل دنیا کے حریص
خدا تعالی سے غافل کے قلب سے ہوا۔ وہ زیادہ نہیں۔ خوش کرنیوالی دنیاوی چیزین کم ہونی
چاہیین غمگین کرنیوالی چیزین کم ہو جاینگی۔ اگر تو چاہے کہ معزولی کے غم سے محفوظ رہے تو بے بقا اور
ناپائدار ولایت دنیاوی اختیار نکر۔ اگر تجکو ولایت و حکومت دنیاوی کی ابتدا اُسکی طرف رغبت
دلاتی ہی تو اُسکی انتہا (معزولی یا موت کے ساتھ) اُس سے بے رغبت کرتی ہی اگر اُسکا ظاہر تجکو
اُسکی طرف بلاتا ہی تو اُسکا باطن تجکو اُس سے روکتا ہی۔ خدا تعالے نے دنیا کو اغیار کا محل اور
کدورتونکا معدن اسلیے بنایا کہ تجکو اُس سے بے رغبت کرے۔ اللہ تعالی جانتا تھا کہ تو صرف

نصیحت قبول نہین کریگا تو اسلیے دنیا کے مصائب کی چاشنی کا ایسا ذائقہ چکھایا جو تجھپر دنیا کی
مفارقت سہل کردی - علم حقیقی (جو اللہ تعالیٰ اپنے دوستونکو کرامت فرماتا ہی) یہ ہی کہ تو دنیا کی مسافت
کو اپنی نظر بصیرت سے یہانتک لپیٹ کر رکھدی کہ آخرت تجھکو تجھسے قریب تر نظر آنے لگے - اگر یقین کا نور
تجھپر روشن ہوجاتا تو آخرت کو اپنے نفس سے آخرت کی طرف کوچ کرنے کی بہ نسبت قریب تر دیکھتا
اور دنیا کے محاسن پر فنا کے گہن کو ظاہر دیکھ لیتا موجودات دنیا کی زیب و زینت ظاہری فریب اور
دھوکا ہی اور اُسکا باطن عبرت انگیز ہی پس نفس تو اُسکے ظاہری فریب کی طرف دیکھتا ہی اور قلب
اُسکے باطنی عبرت کی طرف نظر کرتا ہی اگر تو دائمی عزت کا خواہان ہی تو فانی عزت کو اختیار نکر - **دسوان
باب فقر و فاقہ کے بیان مین** فاقون کا نازل ہونا مریدون کی عید ہی - اکثر اوقات فاقون
مین اسقدر انوار و معارف کی زیادتی حاصل ہوتی ہی جس قدر نماز روزہ مین وہ زیادتی تجھکو حاصل
نہین ہوتی - فاقے مواہب الٰہی کے بچھونے ہین - اگر مواہب الٰہی کا نزول اپنے اوپر چاہتا ہی تو فقر و
فاقہ کو اپنے لیے درست کرے کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہی صدقے صرف فقرا کے ہی واسطے ہین - تیرا فاقہ اور
حاجتمندی ذاتی ہی اور اسباب حاجتمندی کا تجھپر نازل ہونا اُس حاجتمندی کو جو تجھپر پوشیدہ ہوگئی
تجھے یاد دلانیوالا ہی تو تیری ذاتی حاجتمندی کو عوارض زائل نہین کرسکتے - تیرے اوقات مین بہتر
اور عمدہ وہ وقت ہی جس مین تو اپنی حاجتمندی کا مشاہدہ کرے اور اپنی ذلت و خواری کی طرف لوٹے -
مخلوق سے لینے کی طرف ہاتھ نہ پھیلا مگر جب اُنہین بھی اپنے مولا حقیقی کو ہی دینے والا مشاہدہ کرے اور
جب تو ایسا ہوجائے تو مخلوق سے لے جو تیرے علم ظاہری و باطنی کے موافق ہو - **گیارھوان باب
نفس کی ریاضت اور اُسکی پنہانی خرابیون سے ڈرانے کے بیان مین**
اپنے عیوب باطنی کی طرف تیرا نگاہ کرنا اُن اشیا کے حصول کیطرف نظر کرنے سے جو تجھسے پوشیدہ اور
غایب ہین زیادہ بہتر ہی - اپنے بشری اوصاف مین سے ہر ایک اُس وصف سے جو تیری بندگی
کے مخالف ہو باہر نکل تاکہ حق تعالیٰ کی ندا کا اجابت کرنیوالا اور اُسکی بارگاہ عالی سے نزدیک ہونیوالا
ہوجائے - ہر ایک معصیت غفلت اور نفسانی شہوت کی جڑ اپنی نفس سے رضامندی ہی اور ہر ایک

طاعت اور بیداری اور پاکدامنی کی بیخ اپنے نفس سے ناراضی ہی خدا کی قسم تیرا ایسے جاہل کا ہمنشین ہونا
جو اپنے نفس سے ناراض ہی تیرے لیے اُس عالم کی صحبت سے جو اپنے نفس سے رضامند ہی زیادہ
بہتر ہی کیونکہ اُس عالم کے لیے جو اپنے نفس سے راضی ہو اُسکا علم کیا مفید ہی اور اُس جاہل کے لیے
جو اپنے نفس سے ناراض ہی اُسکا جہل کیا مضر ہی۔ تجھ سے خوارق عادات کیونکر ظاہر ہون ابتک
تونے اپنی نفسانی عادتون کو تو ترک کیا ہی نہین۔ خواہش نفسانی کی حلاوت و لذت کا قلب
مین مستحکم ہو جانا سخت لاعلاج بیماری ہی۔ تجھپر طرق بندگی کے ملتبس و مشتبہ ہو جانے کا خوف
نہین ہی ہان صرف حب نفسانی کے غلبہ کا تجھپر اندیشہ ہی۔ لوگ بسبب اُن اوصاف حمیدہ کے جو
تجھمین گمان کرتے ہین تیری توصیف کرتے ہین تو تو بسبب اُن بُری خصلتون کی جو اپنے اندر جانتا ہی
اپنے نفس کی مذمت کر۔ مومن حقیقی کی جب مدح کیجاتی ہی تو وہ اللہ تعالی سے اسپر شرماتا ہی کہ اُسکی ایسے
وصف پر تعریف ہوتی ہی جسکا مشاہدہ اپنے نفس سے نہین کرتا۔ سب سے زیادہ جاہل وہ
شخص ہی جو اپنی نسبت لوگون کے خیالی اوصاف گمان کرنے پر اپنے یقینی عیوب کا خیال چھوڑدے
جب تیرا مولی تیری ایسی تعریف مین خلقت کی زبان کو گویا کردے جسکے تو لائق نہین ہی تو تو اپنے
مولی کی تعریف مین جو اُسکے لائق ہی تر زبان ہو۔ معصیت مین حظ نفس ظاہر کھلم کھلا ہی اور طاعت
مین حظ نفس پنہانی اور پوشیدہ ہی اور جو بیماری پنہانی اور مخفی ہی اُسکا علاج سخت ہی۔ جب تجھپر
دو امر مشتبہ ہو جائین کہ کون اولے ہی اُن مین نفس پر جو زیادہ شاق ہو اُسکو دیکھ اور اُسکی
پیروی کر کیونکہ نفس پر وہی شاق ہوتا ہی جو حق ہوتا ہی۔ مومن کو اللہ تعالی کی حمد و ثنا اپنے نفس کی
شکرگذاری اور تعظیم و تکریم سے روک دیتی ہی اور اللہ تعالی کے حقوق کی بجا آوری کا خیال اپنے حظوظ
نفسانی کی یادداشت سے باز رکھتا ہی۔ اگر نفوس کے شہوات اور خواہشات کے میدان اور اُنکی
عادات و مالوفات کے جولانگاہ نہوتے تو خداوند عالم کی بارگاہ متعالی کی طرف چلنے والون کی سیر
و سلوک ہی نہوتا کیونکہ اُس بیچون و بیچگون تعالی شانہ کے اور تیرے درمیان مین حسی مسافت نہین ہی
جو تیرے سفر سے طی ہو جائے اور اُسکے اور تیرے قرب مین جدائی نہین ہی جو تیرے وصل سے محو ہو جائے

بارہوان باب امید وبیم مین میانہ روی اختیار کرنے کے بیان مین لغزش او رمعصیت صادر ہونیکے وقت عفو کی امید مین نقصان کا ہونا اپنے اعمال پسندیدہ پر اعتماد کی علامت ہی۔ اگر تجکو تیرے نفس کی طرف لوٹا دیا تو تیرے مذمتونکی نہایت نہین اور اگر اپنا جود وکرم تجپر ظاہر فرمایا تو تیری خوبیونکی کوئی انتہا نہین۔ جسنے اپنے کلام کو اپنی نیکوکاری کا نتیجہ ملاحظہ کرکے کلام کہا اُسکے بدکرداری (اُسکو حیا وخجالت سے) ساکت کردے گی اور جسنے احسان مولا حقیقی تعالی شانہ مشاہدہ کرکے کلام کیا معصیت اُسکی زبانکو بند نکریگی۔ جب تو یہ چاہے کہ امید کا دروازہ تیرے لیے مفتوح ہو تو اپنی طرف اپنے مولی حقیقی تعالی شانہ کے احسانات کا مشاہدہ کر اور جب چاہے کہ خوف کا دروازہ تجپر کھلے تو جو کچھ تجھسے نافرمانیان اور بے ادبیان اُسکے جناب مین صادر ہوئی ہین اُنکا مشاہدہ کرلے۔ سچی رجا اور امید وہی ہی جو اعمال پسندیدہ کے ساتھ ہین ہو ورنہ اُمنیہ (جھوٹی امید) ہے۔ اگر تجکو اپنے مولے حقیقی تعالی شانہ کی نسبت بوجہ اُسکی صفات کمالیہ کے حسن ظن نہین ہی (جو خاصان بارگاہ کے لیے حاصل ہی) تو تو اپنی ساتھ اُسکے حسن معاملہ ہی کے سبب سے اُسکی نسبت حسن ظن پیدا کر کیا تجکو اُسنے اپنے احسانات کا خوگرفتہ نہین بنایا اور کیا تیرے طرف اُسنے صرف اپنے انعامات نہین بھیجے۔ جسنے اسکو غریب ودشوار جانا کہ مولے حقیقی تعالی شانہ اُس کو اُسکی شہوات نفسانیہ کے پنجہ سے چھوڑا دے گا اور قید غفلت سے نکال دے گا تو اُس نے غیر متناہی قدرت الٰہی کو عجز کا دھبہ لگایا۔ اور اللہ ہر شے پر قدرت والا ہی۔ شہوۃ نفسانیہ کو دلمین سے بجز روکنے والے خوف کے (جو مشاہدہ صفات جلال یا قیامت کے احوال سے پیدا ہو) یا بیقرار کرنیوالے شوق کے (جو صفات جمال اور جنت کے لذیذ نعمتون کے مشاہدہ سے حاصل ہو) کوئی چیز نہین نکال سکتی۔ جس عمل مین تو نے لذت حضور نہین پائی اُسکے قبول ہونے سے مایوس نہ ہو کیونکہ بسا اوقات جس عمل کا تجکو ثمرہ دنیا دی (لذت وحلاوت) عطا نہین ہوا وہ بھی قبول ہوتا ہی۔ **تیرھوان باب دعا کے آداب کے بیان مین۔** باوجود گڑگڑانے کے دعا مین عطا کے وقت مین تاخیر کا ہونا تجکو قبولیت دعا سے مایوس نکردے کیونکہ وہ تیرے اجابت کا

کفیل اُس امر مین ہوا ہی جسکو وہ خود تیرے لیے پسند فرماتا ہی نہ جسکو تو اپنے لیے پسند کرتا ہی اور جس وقت وہ چاہتا ہی نہ جس وقت مین تو خواہش کرتا ہی - موعود کا واقع نہونا تجکو (الہامی) وعدہ کے سچے ہونے مین اگرچہ اُس وعدہ کے پورا ہونے کا وقت ہی مقرر کیون نہ کیا گیا ہو شک پیدا نکرے ایسا نہو کہ یہ شک تیرے عقل کی آنکھ پھوڑ دے اور چراغ قلب کا نور بجھا دے اپنے مولا حقیقی تعالی شانہ سے تیرے اُن اشیاء کے طلب کرنے مین جنکا وہ خود ضامن ہی اُسکے نسبت نہ دینے کا اتہام ہی - اور اُسکا قرب و مشاہدہ طلب کرنا یہ اُس سے غائب ہونے کی علامت ہی - اور اُسکے اغیار کا طلب کرنا (خواہ اغراض دنیاویہ ہون یا احوال و شکایات) تیری بیحیائی کے سبب سے ہی اور سواے اپنے مالک حقیقی کے دوسرے سے تیرا طلب کرنا اُسکے بارگاہ عالی سے بعد اور دوری کیوجہ سے ہی - اے سالک اپنی ہمت کو اپنے مولے کریم کے غیر کی طرف نہ بڑھا کیونکہ کریم سے امیدین تجاوز نہین کرتین - اپنی ایسی حاجت جسکو تیرے مولے نے تجھپر ڈالی ہی اُسکے غیر کے پاس نہ لیجا کیونکہ اُسکی رکھی ہوئی حاجت غیر کیونکر اُٹھا سکتا ہی بھلا جو اپنی حاجت رفع نہین کر سکتا وہ دوسرے کی حاجت کیونکر رفع کر سکتا ہی - جب اُسنے تیری زبان کو طلب کے ساتھ گویا کیا تو تو یقین جان کہ وہ تجکو دینا چاہتا ہی - اپنے مطلوب کی دیررسی کے سبب اپنے پروردگار پر اعتراض و مطالبہ نکر ہان ادب کے نہونے کی اپنے نفس سے بازپرس کر - اپنے مولا سے دعا و سوال کا کرنا کچھ عمدہ اور معتبر حال نہین ہی - پسندیدہ حال یہ ہی کہ تجکو حسن ادب عطا ہو جائے - اپنے غنی کریم کیطرف نہ اضطرار و بیقراری سے زیادہ تجھ سے کوئی چیز مطلوب ہی - اور نہ ذلت و محتاجگی کے برابر کوئی چیز مواہب خداوندی کو تیری طرف جلد لانے والی ہی - بسا اوقات حسن ادب عارفین کو ترک سوال کی رہنمائی کرتا ہی اسلیے کہ قسمت ازلی پر بھروسا ہوتا ہی اور ذکر کی مشغولی سے سوال کی مہلت نہین ہوتی - سوال کے ساتھ یاد تو اُسکو دلایا جائے جسپر غفلت و سہو جائز ہو اور طلب کے ساتھ تنبہ اُسکو کرین جسکی سائل سے بی پروائی ممکن ہو (تعالی عن ذلک) اکثر اوقات عارف اپنے مولی تعالی کی مشیت پر اکتفا کرکے اُسکی طرف اپنی حاجت پیش کرنے سے حیا کرتا ہی

تو بھلا وہ اسکی مخلوق کی طرف حاجت لیجانے مین کیونکر حیا نہین کریگا - اپنے مولی کی بخشش کو دیر رس عیاں نکر لیکین اپنے نفس سے توجہ تمام امداقبال کلی کے ہونے مین درنگ اور ڈھیل سمجھ - اُن اشیا مین جنکا تو اپنے مولی سے طلبگار ہو عمدہ اور بہتر وہ ہی جسکا وہ تجھ سے طالب ہو یعنی عبودیت مین استقامت ہی - دعا و عبادت سے تیرا مطلوب حصول بخشش وعطا نہونا چاہیے کیونکہ تیرے فہم اُسکے حکم دعا کے سر اور حکمت کے سمجھنے سے کوتاہ رہجائیگی بلکہ تیرا دعا و عبادت کرنا صرف اپنی عبودیت کے اظہار اور اُسکی ربوبیت کے حقوق کے قائم اور برپا رکھنے کے لیے ہونا چاہیے - تیری پچھلی طلب اُسکی پہلی اور ازلی عطا کا کیونکر سبب ہوسکتی ہی - ازلی حکم اس سے برتر ہی کہ علل اور اسباب کی طرف منسوب ہو -

چودھوان باب اللہ تعالیٰ شانہ کے حکم کے تسلیم کرنے اور اپنے اختیار کے ترک کرنے کے بیان مین

تجرید اور قطع ظاہری اسباب دنیاوی کلی تیری خواہش باوجودیکہ خداوند تعالیٰ شانہ نے تجھکو اسباب مین استقامت عطا فرمائی شہوت پنہانی ہی اور تیرا اسباب کا پابند ہونا باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے تجھکو قطع اسباب مین راسخ قدم کیا بلند ہمتی سے پستی کیطرف گرنا ہی - اللہ تعالیٰ سے یہ طلب نکر کہ تجھکو تیری حالت موجودہ شغل دینی یا دنیوی سے نکالکر اُسکے سوا کسی دوسری حالت کے کام مین لگادے کیونکہ اگر تجھکو وہ چاہتا تو بغیر نکالنے کے کام مین لگاتا - پیش قدمی کرنیوالی ہمتین تقدیر کی دیوارون کو نہین پھاڑ سکتی - تدبیر کے تعب سے اپنے نفس کو راحت دے کیونکہ جو مقدر کے تیرا غیر یعنے اللہ جل وعلا تجھ سے اُٹھا چکا ہی تو وہ اپنے نفس کے لیے نہین اُٹھا سکتا اُسمین تو تیری کوشش جسکا وہ تیرے لیے کفیل ہوچکا اور اُسمین تیری کوتاہی جسکا وہ تجھسے طالب ہوا تیرے عقل کے چراغ گل ہونے کی دلیل ہی - جس نے یہ چاہا کہ جسوقت جو چیز اللہ جل وعلا نے پیدا فرمائی اُسوقت مین کوئی دوسری چیز پیدا ہوتی تو اُسنے اپنی جہل و نادانی مین کوئی بھی دقیقہ نچھوڑا - وہ مطلوب کچھ دشوار نہین جسکا تو اپنے پروردگار سے طلبگار ہوا اور وہ مطلب کچھ سہل نہین جسکا تو اپنی قوت نفس سے خواستگار ہوا - سب چیزین مشیت خداوندیکا

سہارا پکڑتی ہین اور وہ کسیکا سہارا نہین پکڑتی - جب صبح ہوتی ہی تو غافل فکر کرتا ہی کہ آج
مین کیا کیا کام کرونگا اور دانشمند انتظار کرتا ہی کہ اللہ تعالی شانہ میرے ساتھہ کیا معاملہ فرمائیگا -

پندرھوان باب مصیبتون اور سختیون پر صبر کرنے کے بیان مین

جب تیرے واسطے اُسنے اپنی معرفت کا کوئی طریق کھول دیا تو اُسکی ساتھہ مین قلت عمل کی پرواہ نکر کیونکہ
اُسنے تیرے لیے یہ طریق صرف اسیلیے کھولا ہی کہ تجکو معرفت حاصل ہو کیا تو نہین جانتا کہ نعمت
معرفت تو وہ تجپر پہونچانے والا ہی اور اپنے اعمال تو اُسکے جناب مین پیش کرنیوالا ہی اور جو تو پیش کرتا ہی
اُسکو اُس سے کیا نسبت ہی جو وہ تجکو عطا فرماتا ہی - جب تک تو اس دار دنیا مین ہی کدورتونکے
پیش آنے کو کچھہ عجیب و غریب خیال نکر کیونکہ دنیا وہی کدورتون اور مکروہات سے صرف وہی ظاہر ہوا ہے
جسکا وصف ضروری اور نعمت لازمی یہ ہی ہی - تیرا اس امر کو پیش نظر رکھنا کہ اللہ تعالی ہی مصیبت
پہونچانے والا ہی بالضرور تجپر تیرے دردوں کو ہلکا کردیوے گا کیونکہ جسکے طرف سے تجکو تکالیف مقدرہ
پہونچی ہین وہ ہی ہی کہ جس نے ہمیشہ ہر امر مین تیرے لیے بھلائی اختیار کی ہی - جس نے یہ گمان
کیا کہ مصائب اور تکالیف مین اُس کا لطف مہربانی جدا ہی تو یہ اُسکی نظر عقل کا قصور ہی

سولھوان باب حق سبحانہ کی پنہانی مہربانیون اور اُسکے بندون پر احسانات کے بیان مین

صرف دار آخرت ہی کو اپنے مومن بندونکی اعمال کی لیے محل جزا دو وجہ سی
مقرر فرمایا ایک تو اسوجہ سے کہ جو کچھہ اُنکو دینا چاہتا ہی یہ دار دنیا اُسکو سما نہین سکتی دوسرے یہ کہ
دار بے بقا مین بدلا دینے سے اُنکی قدر کو برتر اور بالاتر ٹھرایا - بسا اوقات تجکو دنیا دیکر عطا فرمائے
اور حلاوت طاعت سے محروم کیا اور بسا اوقات لذات دنیا سے محروم کیا اور توفیق
بندگی عطا فرمائی - جب نہ دینے مین تیرے فہم کا دروازہ تیرے لیے کھول دیا تو یہ نہ دینا ہی عین عطا
ہوجائیگا - جب تجکو دیا تو اپنا جود و کرم تجکو دکھلایا اور جب نہ دیا تو اپنا قہر و غلبہ مشاہدہ کرایا پس
وہ بہر حال اپنی معرفت سے تجکو بہرہ ور فرماتا ہی اور اپنے لطف و احسان کے ساتھہ تیری طرف متوجہ
ہی - نہ دینا صرف اسوجہ سے تجکو تکلیف رساں ہی کہ تجکو نہ دینے مین اللہ تعالی شانہ کی حکمت و

لطف کی فہم نہین - خلق کا دنیا تیرے لیے حرمان ہو اور اللہ تعالی شانہ کا نہ بنا بھی تیرے لیے اُسکا احسان
ہی - جب تیری یہ حالت ہو کہ عطا سے تجکو فراخ دلی ہو اور منع سے دل تنگی تو اس سے اپنا بارگاہ
خداوندی مین اہل اللہ کا طفیلی ہونا اور عبودیت مین سچا نہ ہونا سمجھ - بسا اوقات تجپر طاعت کا
دروازہ کھولا اور قبولیت کا دروازہ نہ کھولا اور بسا اوقات گناہ تجپر مسلط کیا اور وہ اُس کی
بارگاہ عالی مین پہونچنے کا ذریعہ ہو گیا - اللہ تعالی شانہ کی دو نعمتین ایسی عام ہین کہ کوئی شئے
اُس سے باہر نہین ہو سکتی اور ہر ایک موجود کے لیے وہ دونون ضروری ہین اول نعمت پیدا کرنا
اور دوسری نعمت باقی رکھنے کی امداد پے درپے بھیجنا - اول تجپر ایجاد کی نعمت مبذول فرمائی اور
دوسرے ہر لحظہ پی درپی ظاہری و باطنی بقا کی نعمت پہونچائی - جب تجکو ما سوی سے
متوحش اور دل برداشتہ کر دیا تو تو سمجھ لے کہ وہ تیرے لیے اپنے ساتھ دل لگی اور انس کا دروازہ
کھولنا چاہتا ہی - جب اپنا فضل و احسان تجپر ظاہر کرنا چاہتا ہی اعمال صالحہ تجمین پیدا کر کے
اُن کے موقع مین تیری طرف نسبت کر دیتا ہی جسنے تیری تعظیم و تکریم کی درحقیقت اُسنے تیری تعظیم
و تکریم نہین کی بلکہ اُسنے تیرے مولی حقیقی تعالی کی پردہ پوشی کی تعظیم و تکریم کی (کہ اُسنے تیرے عیوب
کو چھپا دیا) تو تیری حمد و ثنا کا مستحق تیرا مولے پردہ پوش ہی نہ تیرا تعظیم و تکریم کرنے والا - اگر اُسکی
خوش آیندہ پردہ پوشی نہوتی تو کوئی عمل قبولیت کے لایق نہوتا - پہلے اس سے کہ عالم ظاہر
مین تجھ سے اپنی یکتائی پر گواہی لیوے عالم غیب مین تجکو اپنی وحدانیت کا مشاہدہ کرایا تو ظواہر
اُسکی الوہیت کے ساتھ تر زبان اور قلوب و اسرار اُسکی یکتائی کے یقین کنان ہو گئے - گاہے
اپنے پادشاہت کی پوشیدہ گیونپر تجکو مطلع کرتا ہی اور اپنے بندونکے دلونکے بھیدون کی اطلاع تجھسے
روک دیتا ہی (کیونکہ) جو شخص بندونکے بھیدونپر واقف ہوا اور رحمت الٰہی کو اُسنے اپنی عادت
نہ بنایا تو اُسکی یہ آگاہی اُسکے لیے فتنہ اور اوسپر وبال کے آنے کا ذریعہ ہو جاتی ہی - اپنی عنایت
خاصہ اور توجہ کے بھیدکے ظہور کی طرف اپنے بندون کو نگران پایا تو فرمایا اللہ تعالی جسکو چاہے
اپنی رحمت کے ساتھ مخصوص کرے (اور طمع کی رگ کاٹ ڈالے اور جب یہ دیکھا کہ اگر اُن کو

اسی کے ساتھ چھوڑ دیا جائے گا کہ تیری عنایت وہی ہو تو تقدیر ازلی پر اعتماد کرکے عمل کرنا چھوڑ دینگے
تب یہ فرمایا کہ اللہ کی رحمت نیکوکارون کے نزدیک ہو - ازل مین اُسکی عنایت بدون اسکے کہ تجھسے
کوئی امر عنایت کا مقتضی صادر ہو تیری طرف متوجہ ہوئی اور تو کہان تھا جب اُسکی عنایت کا مواجہہ
اور اُسکی رعایت کی مڈبھیڑ ہوئی ازل مین نہ عمل کا اخلاص تھا اور نہ احوال کا وجود تھا بلکہ وہان
بجز محض فضل اور بڑی عظمت والی بخشش کے اور کچھ نہ تھا - نہ تیری طاعت اُسکو کچھ نفع بخشتی
ہے اور نہ تیری معصیت اُسکو کوئی نقصان پہونچاتی ہو تجکو صرف اسیلیے طاعت کا حکم کیا اور معصیت سے
روکا کہ اُسکا نفع تیری طرف عود کرے - کسی متوجہ ہونے والے کی توجہ نہ اسکے بے پایان عزت وعظمت
کو کچھ بڑھاتی ہو اور نہ کسی روگردانی کرنے والے کی روگردانی اُسکی عزت کو گھٹاتی ہو - خلقت کے ہاتھون
سے تجکو صرف اسیلیے اذیت پہونچائی کہ تیرا دل اُنمین تسکین نہ پائے - تجکو مخلوق کی اذیت پہونچاکر
ہر ایک چیز سے برداشتہ کیا تاکہ کوئی چیز اُس مولی حقیقی تعالی سے تجکو غافل نہ کردے - شیطان کو
تیرا دشمن اسیلیے بنایا کہ تجکو اپنی طرف بیقرار کرے - اور تیرے نفس کو شہوات کی طلب مین
تجپر اسیلیے ابھارا کہ دوامی طور پر تجکو اپنی طرف متوجہ کرے - جب تو یہ جانتا ہو کہ شیطان تجھسے
غافل نہین ہوتا تو تو بھی اپنے ایسے مولے سے کہ تیری پیشانی اُسکے قبضہ قدرت مین ہو غافل نہو
تجکو اپنے عالم شہادت اور عالم غیب کے بین بین اسیلیے پیدا کیا کہ تیری جلالت قدر اپنی مخلوقات
مین تجکو معلوم کرادے اور یہ جتلادے کہ تو ایک ایسا یکتا موتی ہو جسپر تمام مخلوقات کے سیپ لپٹے ہوئے
ہین **سترھوان باب صحبت وہمنشینی کے بیان مین** ایسے شخص کی مجالست نکر کہ
نہ جسکا حال تجکو اللہ تعالی کی طرف برانگیختہ کرے اور نہ اُسکا کلام تجکو اللہ تعالی کی طرف رہنمائی
کرے گاہے تو بدکردار ہوتا ہو لیکن تجکو تجھسے بدتر کی صحبت نیکوکار دکھلاتی ہو - درحقیقت
تیرا واقعی ہمنشین وہی ہو جو تیرا عیب جانکر بھی تیرا ساتھی رہا اور بجز تیرے مولی کریم تعالی کے
ایسا اور کوئی نہین ہو - تیرا عمدہ ساتھی وہی ہو جو تیرا خواہان ہو مگر نہ کسی اپنے ذاتی نفع کی امید پر
اٹھاروان باب طمع کے بیان مین ذلت کی شاخین بجز تخم طمع کے اور کسی چیز سے

نہین پھیلتی۔ درہم کے برابر تجھے کسی بری چیز نے مقید نہین کیا۔ جس چیز سے تو مایوس ہی اُس سے آزاد ہی اور جسکا طامع اُسکا بندہ ہی **انیسوان باب تواضع کے بیان مین** جس نے اپنے لیے تواضع کو ثابت کیا وہ بے شبہ متکبر ہی کیونکہ تواضع کا دعوی تو اپنی رفعت قدر کے مشاہدہ کے بعد ہوگا پھر جب تواضع کا اپنے لیے دعوے کیا تو گویا اپنے مرتبہ کی بلندی کا مشاہدہ کیا تو تو متکبر ہوا۔ حقیقت مین متواضع وہ نہین ہی کہ جب کوئی تواضع کا کام کرے تو اپنے آپکو اُس سے بلند اور بالاتر سمجھے بلکہ متواضع وہ ہی جب تواضع کرے تو اپنے آپکو اُس سے کمتر اور پست خیال کرے۔ حقیقی تواضع وہ ہی جو اللہ تعالی کی عظمت اور اُسکی تجلی کے مشاہدہ سے پیدا ہو۔ جس معصیت سے مولی حقیقی کے سامنے ذلت اور انکسار پیدا ہو وہ اُس عبادت سے بہتر ہی جو نخوت اور تکبر پیدا کرے۔ **بیسوان باب استدراج کے بیان مین** مولی تعالی شانہ کے احسان اور اپنے روزانہ عصیان سے ڈر کہ مبادا یہ تیرے لیے استدراج ہو (چنانچہ فرماتا ہی) ہم درجہ بدرجہ اُنکو اُتارینگے ایسی طرح کہ وہ نجانینگے۔ مرید کی بڑی نادانی ہی کہ بے ادبی سے پیش آوے اور جب سزا مین تاخیر ہو تو یہ خیال کرے کہ اگر یہ بے ادبی ہوتی تو بارگاہ عالی سے ظاہری یا باطنی نعمتونکی امداد منقطع ہو جاتی کیونکہ کبھی ایسی طرح مدد منقطع ہوتی ہی کہ خبر نہین ہوتی صرف زیادتی کو ہی روک دیتا ہی اور کبھی بارگاہ سے دوری کے مقام پر ٹھہرا دیا جاتا ہی اور خبردار نہین ہوتا صرف تجکو تیرے برے ارادہ کے ساتھ ہی چھوڑ دیتا ہی۔ **اکیسوان باب ورد وظیفہ کے اور قلب پر وارد ہونے والے انوار و برکات کے بیان مین** اعمال و اذکار کی مداومت کو بجز نہایت جاہل کے اور کوئی حقیر نہین سمجھ سکتا۔ واردات الٰہیہ تو دار آخرت مین بھی موجود ہونگی اور اوراد و وظائف اس دار دنیا کے اختتام پر ختم ہو جاینگے تو زیادہ اہتمام کے قابل وہ ہی جسکا کوئی قائم مقام نہو ورد کا تو تیرا مولی تعالی تجسے طلبگار ہی اور وارد کا تو اُس سے خواہان ہی تو بھلا تیرے مطلوب کو اُسکے مطلوب سے کیا نسبت ہی۔ جب تو کسی بندہ کو دیکھے کہ امداد غیبی کے ساتھ اوراد کا پابند اور اُنپر مداوم ہی تو اُس عطا مولی کو اسوجہ سے کہ تو نے اُسپر عارفین کی ہیبت اور اہل معرفت کی رونق

وہ تازگی نہین دیکھی جیفر نہ سمجھ کیونکہ اگر تجلیات الٰہیہ کا ورود نہوتا تو ورود کی مداومت بھی نہوتی - امداد الٰہیہ کا ورود بقدر قابلیت اور استعداد جبلی کے ہوتا ہی اور انوار کی روشنی بقدر صفائی اسرار باطنی کے ہوتی ہی - وارد ہونے والے احوال ہی کے اختلاف کے سبب اعمال کی جنسین مختلف ہوتی ہین - اعمال کی خوبیان احوال کی عمدگیون کے نتیجے ہین اور احوال کی خوبیان مقامات معرفت مین ثابت قدمی سے پیدا ہوتی ہین - تجپر معرفت ربانی کا وارد اسلیے بھیجا کہ تو اُسکے سبب سے بارگاہ عالی مین وارد ہونے کی لایق ہوجائے - وارد اسلیے تجپر بھیجا کہ تجکو اغیار کے پنجہ سے چھوڑا دے اور شہوات نفسانیہ کی غلامی سے ازاد کردے - وارد اسلیے تجپر بھیجا کہ تجکو تیرے وجود کے قیدخانہ سے نکالے اور مشاہدۂ مولیٰ کے وسیع میدان مین پہونچا دے - واردات الٰہیہ اکثر اوقات اچانک اسلیے پیش آجاتے ہین تاکہ عباد اپنے قابلیت اور استعداد کے سبب اُنکے مدعی نہوجائین - سالک کو اپنی واردات کا بیان کرنا بجز اپنے شیخ مرشد کے نہین چاہے کیونکہ یہ ولین اُسکی تاثیر کم کردیگا اور اپنے پروردگار کے ساتھ سچائی سے روک دیگا - علوم وحقائق تجلی کے وقت مجمل وارد ہوتے ہین پھر حفظ و نگہداشت کے بعد تفصیل ہوتی ہی چنانچہ ارشاد ہی جب ہم قران پڑہین تو چپکا سنتا رہ اُسکے پڑھنے کو پھر تجسے پڑھوانا ہمارا ذمہ ہی جس وارد کا ثمرہ تجکو معلوم نہو اُسپر خوش نہو کیونکہ بادلون سے مقصود اصلی بارشین نہین ہوتین بلکہ پہل کا وجود مقصود ہوتا ہی - جب تجپر واردات کے انوار پہیل گئے اور اُنکے اسرار تیرے قلب مین ودیعت رکھے گئے تو اُنکے بقاء کا طالب نہو کیونکہ تو اللہ تعالیٰ کے مشاہدہ مین مستغرق ہوکر ہر ایک چیز سے بے نیاز ہی اور اُس سے کوئی چیز تجکو بے نیاز نہین کرسکتی - واردات الٰہیہ جب تجپر وارد ہونگے تمام عادات کی بنیادین منہدم کردینگے کیونکہ جب بادشاہ کسی بستی مین داخل ہون اجاڑتے ہین - چونکہ وارد بارگاہ قہاری سے آتا ہی اسلیے جو جبلت اور بشریت اسکے مقابل ہوتی ہی اُسکو توڑ پھوڑ دیتا ہی ہم پھینک مارتے ہین سچ کو جھوٹ پر پھر وہ اُسکا سر پاش پاش کرڈالتا ہی

بائیسوان باب حالت ابتدائی اور انتہائی کے اعتبار سے سالکین کے مراتب کے تفاوت کے

بیان ہین مولی حقیقی تعالی نے اپنے بندون مین سے ایک گروہ کو تو اپنی طاعت کے لیے مقرر فرمایا اور ایک گروہ کو اپنے محبت کے لیے مخصوص کیا - انکو اور انکو سب کو ہم تیرے پروردگار کی عطا سے امداد کرتے ہین اور تیرے پروردگار کی بخشش رکی ہوئی نہین کچھ ضرور نہین جسکی خصوصیت کرامات وخوارق کے ساتھ ثابت ہو اُسکی آفات نفوس سے پوری خلاصی بھی ہو - گاہے ظاہری کرامت اُسکو بھی ملجاتی ہی جسکی ایمان اور اتباع شریعت پر استقامت کامل نہین ہوتی - پردہ پوشی کی دو قسمین ہین ایک تو گناہ کے صدور سے پردہ پوشی دوسری گناہ واقع ہونے کے بعد خلق سے پردہ پوشی - عوام تو اسوجہ سے کہ خالق کی نظر مین اُنکا مرتبہ نہ گرجائے گناہ کے واقع ہونے کے بعد خلق سے پردہ پوشی کے طلبگار ہین اور خواص اسلیے کہ اپنے حقیقی بادشاہ حق جل وعلا کی نظر لطف سے نہ گرجائین گناہ کے واقع ہونے سے پردہ پوشی اللہ تعالی سے مانگتے ہین - مقامات یقین مین سے کسی مقام کو کبھی تو وہ بیان کرتا ہی جو اُسپر فی الجملہ مطلع ہوا اور کبھی وہ بیان کرتا ہی جو اُس مقام تک پہونچ گیا ہی اور اسمین فرق بجز اہل بصیرت کے دوسرون پر مشتبہ ہوجاتا ہی مجذوب ایسے گروہ ہین کہ اُنکے انوار اُنکے اذکار سے سابق ہین اور سالک ایسے گروہ ہین کہ اُنکے اذکار اُنکے انوار سے مقدم ہوتے ہین اور ایک گروہ ہین کہ اُنکے اذکار اور انوار برابر ہوتے ہین اور ایک جماعت ہی کہ اُنکے نہ اذکار ہین نہ انوار نعوذ باللہ من ذلک ایک نے تو اسلیے ذکر کیا کہ اُسکا قلب منور ہوجائے تو وہ ذاکر ہوا (اور یہ سالک ہی) اور ایک وہ ہی جسکا قلب منور ہوگیا اور وہ ذاکر ہوا (یہ مجذوب ہی) اور جسکے انوار واذکار برابر ہون اُسکا ذکر ہدایت پائی اور اُسکا نور پیروی کے لایق ہی اپنے آثار اور مصنوعات کے وجود سے اپنے نامون کے وجود اور اپنے نامون کے وجود سے اپنے اوصاف کمالیہ کے وجود پر اور اپنے اوصاف سے اپنی ذات کاملہ پر رہنمائی فرمائی کیونکہ وصف کا خود بخود قیام ناممکن ہی - تو اہل جذب کو اول ذات کاملہ مکشوف ہوتی ہی پھر اُنکو صفات کے مشاہدہ کی طرف پھیرتا ہی پھر اُنکو اسماء پاک کے تعلق کی طرف لوٹاتا ہی پھر آثار اور مصنوعات کے مشاہدہ کیجانب واپس کرتا ہی اور سالکین کا معاملہ

اسکے برعکس ہی اسلیے سالکین کی انتہا سیر اہل جذب کی ابتدا ہی اور سالکین کے سیر کی ابتدا اہل جذب کے سیر کی انتہا ہی لیکن نہ ایک معنی کے اعتبار سے تو گا ہے باہم راہ مین ملتے ہین سالک اپنے عروج مین اور مجذوب اپنے نزول مین۔ اُنمین جو حق کے وجود سے اشیا کے وجود پر دلیل لاتے ہین اور اُنمین جو اشیا کے وجود سے حقتعالی کے وجود پر دلیل لاتے ہین بڑا فرق ہی جسنے وجود حق جل وعلا سے اشیا کے وجود پر استدلال کیا اُسنے وجود واجب کو اُسکے مستحق کے لیے سمجھکر محدثات کے وجود کو اُسکے اصل کے وجود سے ثابت کیا اور محدثات کے وجود سے وجود حق جل علا پر استدلال کرنا محجوب ہونے اور وصل بارگاہ نہونے کے سبب سے ہی ورنہ وہ کب غائب ہی جو اوسپر استدلال کی ضرورت ہو اور کب دور ہی جو آثار اُس تلک پہونچا وین۔ آیت شریفہ لینفق ذو سعۃ من سعتہ (یعنے خرچ کرین اہل وسعت اپنی وسعت سے) کا مصداق وصلان بارگاہ کا حال ہی اور آیت شریفہ ومن قدر علیہ رزقہ الخ (یعنے جسپر رزق تنگ ہوا جو کچھ اللہ تعالی نے اُسکو دیا ہی اُسمین سے خرچ کرے) کا مصداق اُسکی طرف سیر کرنیوالونکا حال ہی اللہ تعالی کیطرف چلنے والے اپنے مجاہدہ اور توجہ کے انوار سے راہ یاب ہوئے اور واصلان بارگاہ کے لیے اُنکے مولے کے مواجہہ اور روبرو ہونے کے انوار ہین تو پہلونکی سعی انوار کے لیے اور دوسرونکے لیے بدون سعی کے انوار ہین کیونکہ یہ صرف اللہ کے ہین نہ کسی دوسرے کے تو صرف اللہ کہہ پھر لوگونکو اُنکے باطل مین کھیلتا چھوڑ۔ سالکین کو بھی اور واصلین کو بھی اپنے اعمال کے ملاحظہ اور احوال کے مشاہدہ سے روک دیا سالکین تو اسلیے روکے گئے کہ اُنھون نے اپنے اعمال اور احوال مین اللہ تعالی کے ساتھ سچائی کو ثابت نہ پایا اور واصلین اپنے مولے کے مشاہدہ مین محو ہو کر اعمال اور احوال سے غائب ہو گئے۔ بعض عمرونکی مدت دراز ہوتی ہی اور اُسکے منافع یا امداد الہی کم ہوتی ہی اور بعض عمرونکی مدت کوتاہ ہوتی ہی اور اُسکے فوائد یا امداد الٰہی زیادہ ہوتی ہین۔ جسکی عمر مین برکت دیجاتی ہی وہ تھوڑے زمانہ مین اسقدر اللہ تعالی کے الطاف و احسانات پالیتا ہی جو نہ عبارت اور بیان کے احاطہ مین آسکین اور نہ اشارہ وہان تک پہنچ سکے۔ یہ ایک خط ہی جو سیر و سلوک کی ابتدا سے انتہا تک کے

حالات کو شامل ہے اور اپنے بعضے دینی بھائیون کے نام لکھا۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ
ابتدا و سالک اُسکی انتہا کا آئینہ اور تجلی گاہ ہے اور جسکی ہدایت اللہ تعالی کیساتھ ہوگی اُسکے نہایت
بھی اُسی تک ہوگی اور مشغولی کے لائق وہی اعمال صالحہ ہین جنکو تونے محبوب جانا اور اُنکی طرف
مسارعت کی اور اعراض کے قابل وہ خواہشات باطلہ ہین جنکو چھوڑکر تونے اپنے مولی کریم
کیطرف توجہ کو اختیار کیا۔ اور بے شک جو یقین کریگا کہ اللہ تعالی اُس سے عبودیت کا طالب
ہے بھی طالب اُسکی طرف متوجہ ہوگا اور جسنے جانا کہ سب کام اللہ تعالی کے قبضہ اختیار مین ہین
اُسپر توکل کرکے اپنے پریشان افکار کو مجتمع کریگا اور ضرور ہے کہ اس کو شک وجود کے ستون منہدم
ہون اور اس کی پسندیدہ چیزین چھنین تو غافل وہ ہے جو دار فانی کی بہ نسبت دار باقی کیساتھ زیادہ
خوش ہو۔ اس دار فانی کی بے رغبتی کا نور اُسکے باطن مین چمکا اور اُسکی سفیدی اُسکے ظاہر مین
عیان ہوئی تو اُسنے آنکھین بند کرکے اُس دار سے روگردانی کی اور پشت پھیر کر اُس سے اعراض
کیا نہ اُسکو وطن بنایا اور نہ مسکن ٹھہرایا بلکہ اُسمین رہکر اپنی ہمت کو اللہ تعالی کی طرف بڑھایا اور
اللہ تعالی کیطرف پیش قدمی کرنے مین اُسی سے استعانت کرتا ہوا اُسکے طرف چلا اُسکے عزم کی
ناقہ قرار و سکون نہین پکڑتی ہے ہمیشہ چلتی رہی یہانتک کہ بارگاہ پاک اور دل لگی کے فرش پر
پہنچی اور وہ مفاتحہ اور مواجہہ اور مجالست اور محادثت اور مشاہدہ اور مطالعہ کا محل ہے پھر وہ
حضرت مقدس اُنکے قلوب کے طیور کا گھونسلا ہوگئے اُسکو ٹھکانا بناتے ہین اور اُسی مین آرام
پاتے ہین پھر جب حقوق کے آسمان یا خواہشات کی زمین کی طرف نزول فرماتے ہین تو اُون
او تمکین اور پختہ یقین کیساتھ نہ حقوق کی طرف بے ادبی اور غفلت کیساتھ نزول فرماتے ہین
اور نہ خواہشات کیطرف اپنی نفسانی خواہش اور فائدہ اُٹھانے کی غرض سے بلکہ اُسمین صرف
اللہ تعالی کی مدد سے اللہ تعالی کیواسطے اللہ تعالی کی طرف سے اللہ تعالی کی طرف توسل پکڑکے داخل
ہوتے ہین چنانچہ ارشاد ہے اور کہہ اے پروردگار داخل کر مجھکو سچا داخل کرنا اور نکال مجھکو
سچا نکالنا تاکہ جب تو مجھکو داخل کرے تو میری نظر تیری طاقت اور قوت کیطرف ہو اور جب

مجکو نکالے تو میری اطاعت وانقیاد میری طرف ہو اور میرے لیے اپنی طرف سے صاحب شوکت مددگار مقرر فرما کہ میرے نفس پر میری اور میرے ساتھ دوسرونکی مدد کرے اور میرے نفس کی مجھپر مدد نکرے۔ نفس کے مشاہدہ پر میری اعانت کرے اور مجکو میری ظاہری حس کے معلومات سے بالکل فنا کردے۔ **تیئیسوان باب قبض اور بسط کے بیان مین** تجکو قبض کی حالت مین اسلیے رکھا کہ قبض مین تجکو مانہ رکھے اور قبض کی حالت مین تجکو پونہچایا تاکہ بسط مین نہ چھوڑے اور دونون سے تجکو نکالا تاکہ تو سواے اپنے مولے کے کسیکا نہو۔ بسط کیحالت مین عارفین بہ نسبت حالت قبض کے زیادہ خائف ہوتے ہین حالت بسط مین ادب کے حدود تک صرف تھوڑے ہی آدمی ٹھہرتے ہین۔ بسط کی حالت مین تو نفس اپنا حصہ سرور کا لے لیتا ہی اور قبض کی حالت مین نفس کا کچھ حصہ نہین ملتا۔ بسا اوقات قبض کی تاریک رات مین وہ علوم ومعارف تجکو دیے جو تو بسط کے روز روشن مین نہین پا سکتا چنانچہ ارشاد ہی تم نہین جانتے تمھارا زیادہ نافع انمین کونسا ہی **چوبیسوان باب انوار اور اُنکے مراتب کے بیان مین** عبادت وریاضت کے انوار قلوب مریدین اور اُنکے اسرار کی اوڑھنیان ہین جیسا ظلمت نفس کا لشکر ہی ایسا ہی نور قلب کا لشکر ہی جب اللہ تعالی اپنے کسی بندہ کی امداد چاہتا ہی تو انوار کے لشکر سے اُسکی مدد کرتا ہی اور اغیار اور تاریکیونکی مدد قطع کر دیتا ہی۔ حقایق اور مغیبات کا مکشوف کر دینا نور کا کام ہی اور اُسکا ادراک کرنا دل کی نظر کا کام ہی اور اُسکی طرف اقدام کرنا اور اعراض کرنا دل کا کام ہی۔ ظاہری مخلوقات کو اپنے آثار کے نور سے روشن کیا اور قلوب کے باطن کو اپنے اوصاف کے انوار سے منور فرمایا اسلیے ظواہر کے انوار چھپ گئے اور دل کے اور دل کی پوشیدگیونکے انوار نہین چھپے شاعر کہتا ہی ؎ خورشید نہار چھپے رات مین بلا انکار ہ مگر قلوب کے خور کے لیے نہین ہی غروب انوار کے طلوع ہونے کیجگہ عارفین کے قلوب اور اسرار ہین۔ اُس نور یقین کی مدد جو عارفین کے قلوب مین ودیعت ہی اُس نور سے ہی جو غیب کے خزانوں سے نازل ہوتا ہی ایک تو وہ نور قلب ہی جس سے صورت حقیقی تعالی کی

تجھپر مکشوف ہوتی ہین دوسرا وہ ہی جس سے اُسکے اوصاف کمال تجھپر کھلتے ہین - خزائن غیب کے انوار مین سے ایک تو وہ انوار ہین جنکو صرف ظاہر قلب تک پہونچنے کا حکم ملا اور دوسرے وہ ہین جنکو قلب کے وسط مین داخل ہونے کا حکم ملا - گاہے تجھپر انوار وارد ہوتے ہین اور تیرے دلکو گاؤ وخر کے تصور سے بھرا ہوا پاتے ہین تو پھر جسجگہ سے آتے ہین وہین چلدیتے ہین اغیار سے اپنے دلکو خالی کر اللہ تعالی معارف اور اسرار سے اُسکو پُر کردیگا قلوب اور اسرار کے انوار کی قدر سواے عالم آخرت کے معلوم نہین ہوسکتی جیسے آسمانی ستارونکے انوار سواے دنیا کے ظاہر نہین ہوتے

پچیسوان باب باعتبار عادت طبعی اور تعلق کے اللہ تعالیٰ سے بندہ کے قریب ہونے کے بیان مین

اللہ تعالی تک تیرا پہونچنا محض ذوقی اور وجدانی طریق سے نظر بصیرت کے ساتھ اُسکے مشاہدہ تک پہونچنا ہی ورنہ ہمارا پروردگار اسباب سے کہ کوئی چیز اُس سے متصل ہو یا وہ کسی سے متصل ہو برتر اور بالا تر ہی - اگر یہ ہوتا کہ تو اُس تک بجز اپنی عیبونکے نیست کرنے اور دعوونکے مٹانے کے کسیطرح نہین پہونچ سکتا تو کبھی اُس تک نہ پہونچ سکتا لیکن جب اُسنے تجھکو اپنے تک پہونچانا چاہا تیرے وصف کو اپنے وصف کے آغوش مین چھپایا اور تیری نعت کو اپنی نعت کے پردہ مین ڈہانکا پھر تجھکو اُن الطاف کیوجہ سے جو اُسکی طرف سے تیری طرف متوجہ ہوئے نہ اُن اعمال کی وجہ سے جو تیری طرف سے اُسکی بارگاہ مین پیش ہوئے اپنے تک پہونچایا - تیرا قرب اُس سے یہ ہی کہ اُسکے قرب کا مشاہدہ کرے ورنہ تو کجا اور اُسکا قرب کجا - اُسکی ربوبیت کے اوصاف کے ساتھ متعلق ہو اور اپنی عبودیت کے اوصاف کیساتھ حقیقۃً متصف ہو - جو چیز تیری نہین دوسرے کی ہی اُسکا دعوے تیرے لیے حرام کردیا تو کیا اپنے وصف کا دعوے تیرے لیے مباح کردیگا حالانکہ وہ تمام عالم کا پروردگار ہی تو اپنی عبودیت کے اوصاف مین پختہ ہو وہ اپنے اوصاف کے ساتھ تیری امداد فرمایگا تو اپنی ذلت مین پختہ ہو وہ اپنے عزت سے تیری اعانت کریگا تو اپنے عجز مین پختہ ہو وہ اپنی قدرت سے تیری مدد کریگا تو اپنی ناتوانی مین پختہ ہو وہ اپنی طاقت وقوت کیساتھ دستگیری فرمایگا

تجکو اپنے نفسانی صفات سے بجز مشاہدہ صفات کاملہ مولی حقیقی تعالیٰ کے کوئی چیز نہین نکال سکتی
عالم سفلی تجکو باعتبار تیری جسمانیت کے سما سکتا ہی اور تیری روحانیت کے اعتبار سے تجکو نہین سما سکتا
خصوصیت کے ثبوت سے بشری اوصاف کا معدوم ہونا لازم نہین خصوصیت کے مثال دن کی
دھوپ کی ہی کہ افق مین ظاہر ہوتی ہی اور اُسکی خانہ زاد نہین ہی اسیطرح اُسکے اوصاف کی شعاعین
کبھی تیرے وجود کی شب تاریک پر چمک جاتی ہین اور کبھی تجسے روک دیجاتی ہین پھر تجکو تیری اصلی
اوصاف کی طرف لوٹا دیتا ہی تو روشنی تیری ذاتی نہین لیکن حضرت حق سبحانہ سے تجپر وارد ہی۔

چھبیسوان باب مخلوقات سے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اور اشیاء سے تعریف اور دلالت کے طور پر اُسکے ظہور کے بیان مین۔

تمام مخلوقات تاریکی
ہی اور اُسمین حق کے ظہور نے اُسکو منور کر رکھا ہی تو جس نے مخلوقات کو دیکھا اور اُسمین یا اُسکے
قریب یا اُس سے پہلے یا اُس سے پیچھے حق سبحانہ کا مشاہدہ نکیا تو اُسکی نظر بصیرت سے انوار کا وجود
فوت ہوگیا اور معارف کے آفتاب آثار کے بادلون مین اُس سے چھپ گئے۔ حق سبحانہ کا تجکو
اپنے مشاہدہ سے ایسی چیز کے ساتھ محجوب کرنا جو اُسکے ساتھ موجود نہین ہی اُسکے قہر و غلبہ کی
بڑی دلیل ہی۔ کیونکر خیال مین آسکتا ہی کہ کوئی شی اُسکے مشاہدہ کی آڑ ہو جائے حالانکہ ہر ایک
چیز کو عدم کی تاریکی سے اُسی نے ظاہر فرمایا ہی کیونکر خیال مین آسکتا ہی کہ کوئی شئے اُسکے مشاہدہ کا
پردہ ہو جائے حالانکہ وہ ہر ایک چیز کے ساتھ ظاہر ہی۔ کیونکر خیال مین آسکتا ہی کہ کوئی شے
اُسکے مشاہدہ کو روک دیوے حالانکہ ہر ایک چیز مین اُسکا جلوہ ظاہر ہی۔ کیونکر خیال مین
آسکتا ہی کہ کوئی شے اُسکے مشاہدہ کو حاجب ہو جائے حالانکہ ہر ایک چیز سے اُسکی تجلی ظاہر ہی
کیونکر خیال مین آسکتا ہی کہ کوئی شے اُسکی آڑ بنجائے حالانکہ تمام موجودات کے وجود سے پیشتر
وہ ظاہر و باہر ہی۔ کیونکر خیال مین آسکتا ہی کہ کوئی شئے اُسکے مشاہدہ کو مانع ہو حالانکہ وہ سب سے
زیادہ ظاہر ہی کیونکر خیال کیا جا سکتا ہی کہ کوئی چیز اُسکے لیے حجاب ہو سکے حالانکہ وہ ہی اکیلا ہی
اُسکے ساتھ کوئی موجود نہین کیونکر خیال کیا جا سکتا ہی کہ کوئی چیز اُسکے لیے حجاب ہو سکے حالانکہ

ہر چیز کی بہ نسبت تجھسے زیادہ قریب ہی کیونکر خیال کیا جا سکتا ہو کہ کوئی شے اُسکے لیے حجاب ہو سکے حالانکہ اگر وہ نہوتا تو کسی چیز کا وجود نہوتا اے لوگو تعجب ہی عدم مین وجود کیونکر ظاہر ہوا اور قدیم کے ساتھ حادث کسطرح ثابت رہ سکے حق جل وعلا حجاب مین نہین ہو صرف تو اپنے نفسانی صفات کی وجہسے اُسکے مشاہدہ سے رکا گیا ہو کیونکہ اگر کوئی شے اُسکے لیے حجاب ہوتی تو اُسکو ڈھانپتی اور اگر اُسکے لیے کوئی چیز ڈھانپنے والی چیز ہوتی تو اُسکے وجود کو احاطہ کرتی اور ہر ایک احاطہ کرنیوالی غالب ہوتی ہو حالانکہ اللہ تعالی سب پر غالب ہی۔ نور عقل اور علم الیقین تجکو اُسکے قرب کا تجھسے مشاہدہ کراتا ہو اور نور علم اور عین الیقین اُسکے وجود کے سامنے تجکو تیرا عدم مشاہدہ کراتا ہو اور نور حق اور حق الیقین صرف اُسکے وجود کا مشاہدہ کراتا ہے نہ تیرے وجود کا اور نہ عدم کا اللہ تعالی ہمیشہ سے تھا اور کوئی چیز اُسکے ساتھ نہ تھی اور وہ اب بھی ویسا ہی ہو جیسا تھا۔ بڑا سخت تعجب ہو کہ جس سے کسیطرح جدا نہین ہو سکتا اُس سے بھاگتا ہو اور جسکی ساتھ کسیطرح نہین رہ سکتا اُسکو طلب کرتا ہو فی الحقیقۃ آنکھین اندھی نہین ہوتین بلکہ دل اندھے ہوتے ہین جو سینون مین ہین۔ عباد اور زہاد باین وجہ کہ ہر ایک چیز مین اللہ تعالی سے محجوب ہین ہر ایک چیز سے متنفر اور متوحش ہین اگر وہ ہر چیز مین اُسیکا جلوہ دیکھ لیتے تو کسی چیز سے متنفر نہوتے کسی ایسے موجود کے وجود نے جو واقعی اللہ تعالی کے ساتھ موجود ہو تجھے اُس سے محجوب نہین کیا لیکن ہان وہمی وخیالی موجود کے وجود نے تجکو اُس سے محجوب کر دیا۔ مخلوقات مین اگر اُسکے جلوہ کی روشنی نہوتی تو دکھائی نہ دیتے۔ اگر اُسکے صفات کمال کا ظہور ہوتا تو تمام مخلوقات نیست ونابود ہو جاتی۔ اسوجہسے کہ وہ باطن ہی ہر چیز کو ظاہر کر دیا اور اسوجہ سے کہ وہ ظاہر ہی ہر چیز کے وجود کو لپیٹ دیا۔ اس دار دنیا مین تجکو اپنی مخلوقات مین تامل کرنیکا حکم فرمایا اور عنقریب ذات کا ماورا آخرت مین تجپر عیان ہوگی۔ حق جل وعلانے جانا کہ تو بدون اُسکے مشاہدہ کے صبر نہین کر سکتا تو اپنی مخلوقات کا تجکو مشاہدہ کرایا۔ جب تک تو مخلوقات مین خالق کا مشاہدہ نکرے اُنکا تابع ہو اور جب تو اُسکا مشاہدہ کرے تو مخلوقات تیرے تابع ہین

مخلوقات مین مشاہدہ جمال حق کو تیرے لیے مباح فرمایا اور مخلوقات کے ذوات کے مشاہدہ پر
توقف کی اجازت نہین دی چنانچہ اس ارشاد مین کہ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو جو کچھہ
آسمانون مین ہی تیرے فہم کا دروازہ کھول دیا اور یہ نہین فرمایا کہ آسمانون کو دیکھو کیونکہ اجسام
کے وجود پر رہنمائی ہوتی ۔ مخلوقات اُسکے قول کن کیساتھ ثابت اور اُسکی احدیت ذات کے
سامنے نیست و نابود ہین ۔ جسنے حق جل وعلا کی معرفت حاصل کی اُسنے ہر چیز مین اُس کا
مشاہدہ کیا اور جسنے فنا کا مرتبہ حاصل کیا وہ ہر چیز سے غائب ہو گیا اور جسنے اُسکو محبوب بنایا
اُسنے کسیکو اُسپر اختیار نہین کیا ۔ حق جل وعلا کو تجھسے صرف نہایت قرب نے محجوب کر دیا ۔
حق جل وعلا صرف اپنے نہایت ظہور کے سبب محجوب ہو گیا اور اپنے نور کی عظمت کے
سبب آنکھون سے مخفی ہو گیا ۔ حق جل وعلا کسی چیز سے کیونکر محجوب ہو سکتا ہی جو چیز
حجاب ہو گی اُسمین بھی اُسکا جلوہ ظاہر اور موجود اور حاضر ہو گا ۔ حق جل وعلا کے غیر کے
بقا کی طرف تیرا نظر اُٹھانا اور ماسوا کے فقدان سے تیرا دہشت ناک ہونا تیرے اُس تک
نہ پہونچنے کی دلیل ہی ۔ راحت و سرور کے اگرچہ مظاہر مختلف ہین پر حقیقی نعیم اُسکے مشاہدہ
اور قرب کا ہی اور مظاہر عذاب کے اگرچہ مختلف ہین لیکن حقیقی عذاب اُسکے حجاب ہونے کا ہی
تو حقیقی عذاب اُس سے حجاب کا ہونا ہی اور حقیقی نعیم اُس کریم ذات کیطرف نظر کرنا ہی ۔ قلوب
جو کچھ رنج والم پاتے ہین یہ اسوجہ سے ہی کہ مشاہدہ سے محروم ہین اگر لوگونکی بے توجہی یا بدگوئی
کے ساتھہ تیری طرف متوجہ ہونا تجھکو تکلیف دے تو اپنے معاملہ مین اللہ تعالی کے علم پر اکتفا کر
اور اگر تجھکو اُسکے علم پر قناعت نہو تو اس اذیت پانے کے مصیبت سے اُسکے علم پر قناعت نکرنے
کی مصیبت تجھپر سخت تر ہی جو دنیا مین موجود ہوا اور اُسکے لیے علوم و معارف غیبیہ کے
دروازے مفتوح نہین ہوئے وہ اپنی شہوات و لذات کے احاطون مین مقید ہی اور اپنی
ذات کے چکر مین گھرا ہوا ہی ۔ **ستائیسوان باب عارفین کے بعض خاص حالات**
کے بیان مین عارف وہ نہین ہی کہ جب اسرار کی طرف اشارہ کرے تو حق جل وعلا کو

اپنی طرف اپنے اشارہ کی نسبت قریب تر پاوے بلکہ عارف حقیقی وہ ہی کہ جو حقتعالی کے وجود مین
فنا اور اُسکے مشاہدہ مین محو ہو کر اپنے اشارہ ہی سے بیخبر ہو جائے۔ عارفین کا عمدہ اور اعلی
مطلب اللہ تعالی سے عبودیت مین سچائی اور ربوبیت کے حقوق کی پوری بجاآوری ہی۔ عارف
وہ ہی جسکی بیقراری کبھی زائل نہو اور ماسوی اللہ کی ساتھ اُسکو کبھی قرار نہ آوے زاہدون کی
جب مدح ہوتی ہی تو اسوجہ سے دل تنگ ہوتی ہین کہ مدح کو خلق سے مشاہدہ کرتے ہین اور
جب کوئی عارفین کی مدح کرتا ہی تو خوش ہوتے ہین اسوجہ سے کہ اُسکو بادشاہ عالم حق جل وعلا
سے مشاہدہ کرتے ہین۔ **اٹھائیسوان باب فراست اور ایک شئے سے
دوسری شئے پر استدلال کرنے کے بیان مین** جسکو تو ہر سوال کا جواب دینیوالا
ہر مشاہدہ کا ظاہر کرنے والا اور ہر علم کا بیان کرنے والا دیکھے تو اس سے اُسکا جہل سمجھ لیجیے
ابتدا رسلوک مین اللہ تعالی کیطرف رجوع کا ہونا انتہا رسلوک مین کامیابی کی علامت ہی۔
جسکی ابتدا رسلوک اوراد کے التزام کے ساتھ منور ہوگی اُسکے نہایت سلوک بھی انوار و معارف
کے ساتھ روشن ہوگی۔ جسنے اپنے عمل کا ثمرہ لذت وحلاوت دنیا مین پالیا تو یہ اُسکے آخرتمین
قبول ہونے کی دلیل ہی۔ طاعت پر دنیا مین ثمرونکا پانا آخرت مین طاعت کرنیوالون کے
لیے اُنپر بدلا ملنے کی مبارکباد یان ہین۔ جب تو اپنی قدر اُسکے نزدیک معلوم کرنا چاہے تو دیکھ
کہ اُسنے تجکو کس کام مین لگا رکھا ہی۔ طاعت کے فقدان پر غم کا ہونا اور اُسکے ساتھ طاعت
کی طرف نہ اُٹھنا دھوکے مین پڑنے کی علامت ہی۔ اللہ تعالی کا تجکو کسی حالت مین مستقیم
رکھنا اور اُسکے ساتھ اُسکے نتایج کا بھی حاصل ہونا تجکو اُس حالت مین خدا تعالی کے قائم کرنیکی
علامت ہی۔ نوافل عبادات کیطرف مسارعت کرنا اور واجبات کی بجاآوری سے سُستی کرنا
ہوا نفسانی کے اتباع کی علامت ہی۔ جو کچھ انوار و معارف دلون مین پوشیدہ و دیعت ہین اُنکی
آثار و برکات ظاہری اعضا کے مشاہدہ مین ظاہر معلوم ہوتے ہین **انتیسوان باب وعظ
و نصیحت اور قلوب مین اُسکے تاثیر کی شرائط کے بیان مین** جسکو حقائق اور

معارف کے اظہار کی اجازت دیجاتی ہی اُسکی تصریح خلق کے کانون مین پہونچتی ہی سمجھ مین آجاتی ہی
اور اُسکا اشارہ اُنکے نزدیک جلی اور ظاہر ہوتا ہی۔ بسا اوقات حقائق اور معارف تجھسے بے نور
ظاہر ہوتے ہین جب تجکو اُن کے اظہار کا اذن نہین ہوتا۔ عارفین اور حکماء امت کے نور اُنکی
اقوال سے پہلے پہونچتی ہین تو جس جگہ انوار کی روشنی پہونچتی ہی وہین اقوال بھی پہونچتے ہین۔
جو کلام کسی متکلم سے ظاہر ہوتا ہی ضرور اُسپر اُس قلب کا نورانی یا تاریک لباس ہوتا ہی جس سے
وہ پیدا ہوا۔ حقائق اور معارف کا بیان یا تو علوم وجدانیہ کے کثرت فیضان کے سبب سے
ہوتا ہی یا کسی مرید کی ہدایت کی غرض سے پہلا تو مبتدی سالکونکا حال ہی اور دوسرا اہل تمکین اور محققین کا
علوم و معارف کے مختلف بیان محتاج سننے والونکی غذائین ہین۔ اور سوا اُسکے جو تو کھا سکتا ہی
تیرے لیے اور کچھ نہین ہی۔ **تیسوان باب شکر کے بیان مین** جو شخص اللہ تعالی کی طرف
اُسکی مہربانیون اور احسانات سے متوجہ نہوا تو وہ آزمائش کی زنجیرون مین اُسکی طرف کھینچا جائیگا
جو نعمتونکا شکر بجا نہ لایا وہ اُنکے زوال کے درپے ہوا اور جو شکر بجالایا اُسنے اُنکو گویا مضبوط
شکیل مین باندھا۔ کاہے تجپر تاریکیان اسلیے بھیجین کہ تجکو اپنے انوار و تجلیات کے احسانات
کی قدر معلوم کرلے۔ جس نے نعمتونکی قدر اُنکی موجودگی مین نہ پہچانی وہ اُنکے فقدان کے بعد
اُنکی قدر پہچانیگا۔ شکر کے حقوق کی بجاآوری سے متواتر نعمتین تجکو غافل اور مدہوش نکردین
کیونکہ یہ تیرے موجود قدر و منزلت کو گرادیگا۔ جب تجکو طاعت اور طاعت کیساتھ ماسوا سے
استغنا عطا فرمائی تو تجکو اپنی نعمتین ظاہری اور باطنی پوری دیدین۔ تجکو بقدر کفایت دینا
اور جو تجکو سرکش بنادے اُس سے روک دینا یہ اُسکی تجپر پوری نعمت ہی جب تجکو ظاہر مین
اپنے حکم کا فرمان بردار بنایا اور باطن مین اپنے قہر کا منقاد ٹھہرایا تو تجپر بہت بڑا احسان کیا
مراسلہ جو اپنے بعضے دینی بھائیونکو مراتب شکر کے بیان مین لکھا اگرچہ اُنکی
آنکھ دیکھتی ہی کہ اللہ تعالی شانہ اپنے انعام اور احسان مین یکتا ہی لیکن شریعت مخلوق کے شکر
کے ضروری ہونے کا بھی حکم فرماتی ہی اور اس بارہ مین لوگ تین قسم کے ہین ایک تو اللہ تعالی سے

غافل اپنی غفلت مین ڈوبا ہوا اُسکی ظاہری ادراک کا دائرہ قوی اور اُسکی نظر بصیرت جو اللہ
تعالیٰ کی پاک دامنی کے فہم کا سرچشمہ ہی اندہی اور اس نے احسان کو مخلوق سے دیکھا اور پروردگار
عالم سے اُسکا مشاہدہ نکیا اگر اُس نے اپنے اصل اعتقاد سے ایسا سمجھا اُسکا شرک تو
ظاہر اور جلی ہی اور اگر مخلوق کو صرف سبب خیال کیا اور سبب ہونے کی وجہ سے عطا کی مخلوقات
کیطرف نسبت کی اُسکا شرک خفی ہی - اور دوسرا صاحب حقیقت ہی جو بادشاہ عالم حق جل علاہ
کا مشاہدہ کرکے مخلوق سے بیخبر ہوا اور مسبب الاسباب کا مشاہدہ کرکے اسباب سے لاعلم ہوا
یہ بندہ فے الحقیقت بارگاہ حق سبحانہ کی طرف مونہہ کیے ہوے ہی اُس بارگاہ متعالی کی روشنی
اُسپر غالب ہی حق سبحانہ کے رستہ کا چلنے والا ہی اُسکی انتہا پر پہونچ گیا ہی مگر چونکہ یہ انوار و تجلیات
کے دریا مین غرق ہی اسکی نظر بصیرت آثار کے دیکھنے سے اندہی ہی - اسکی بیہوشی اسکی ہوشیاری
اور مقام جمع یعنی رویت صرف حق سبحانہ مقام فرق (یعنے رویت حق کیساتھ رویت خلق) پر اور
اسکی فنا اسکی بقا پر اور اسکی غیبت اُسکی حضور پر غالب ہی - اور تیسرا اس سے بھی زیادہ کامل
بندہ ہی جو توحید کی شراب پیکر بھی ہوشیاری مین رہا اور اغیار کی رویت سے غائب ہوکر
بھی خلق کے احوال کا اُسکو حضور زیادہ ہوا نہ اُسکو رویت حق رویت خلق سے روکتی ہی
اور نہ رویت خلق رویت حق سے پردہ کرتی ہی نہ اُسکی فنا بقا سے مانع ہی اور نہ بقا فنا سے
حاجب ہی ہر ایک حصہ والے کو اُسکا حصہ اور ہر ذوی حق کو اُسکا حق پورا دیتا ہی چنانچہ
جب عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہتان سے پاکدامنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر
نازل ہوئی تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو فرمایا اے عائشہؓ اُٹھو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا اللہ کی قسم مین کسی دوسرے کا
شکریہ ادا نکرونگی مین صرف اپنے اللہ کا شکر بجالاؤنگی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تو اُنکو مقام
اکمل مقام بقا کے جو آثار اور مخلوقات کے ثابت ہونے کو مقتضی ہی رہنمائی کی تھی (دیکھو
حق سبحانہ فرماتا ہی میرا اور اپنی والدین کا شکر ادا کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین

جس نے لوگون کی شکرگزاری نہ کی وہ اللہ کا بھی شکر بجا نہ لایا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
اُسوقت اپنی موجودہ حالت مین محو اور آثار سے غائب تھین اسلیے انھون نے سوا واحد قہار
کے کسی دوسرے کا مشاہدہ نکیا۔ **مراسلہ مراتب شکر کے بیان مین** انعام اور احسان
آلٰہی کے وارد ہونے مین لوگ تین قسم کے ہین پہلے تو وہ لوگ ہین جو احسانات کیساتھ خوش ہوتی
ہین اور اتراتے ہین لیکن نہ اُنکے ہدیہ بھیجنے والے اور پیدا کرنیوالے کی حیثیت سے بلکہ صرف اپنا
نفع حاصل ہونے کے لحاظ سے یہ لوگ تو غافل ہین انپر اللہ تعالیٰ کا ارشاد آخر جب ہماری دی ہوئی
چیز پر اترائے تو ہمنے دفعتہً اُنکو پکڑا پورا صادق ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہین جنکا احسانات کیساتھ
خوش ہونا اُنکے بھیجنے والے کی منت اور اُنکے پہونچانے والے کے مشاہدہ کے لحاظ سے ہو
انپر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تو کہہ اللہ کے فضل اور اسکی رحمت سے سو اسی پر وہ خوش ہون یہ اُس سے
بہتر ہے جو فراہم کرتے ہین راست آتا ہے۔ تیسرے وہ لوگ ہین جو نہ اُن احسانات کے ظاہری
تمتع اور نہ باطنی منت کے مشاہدہ مین مشغول ہوکر اپنے محسن سے غافل ہوئے۔ بلکہ جمال
محبوب کے دیدار نے جمیع ماسوا سے اُنکو محو کر دیا اور اُنکے دلکے مختلف ارادے اُس محسن حقیقی پر
مجتمع ہوگئے وہ بجز اُسکے کسی دوسری چیز کا مشاہدہ نہین کرتے انپر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تو کہہ
اللہ پھر اُنکو اُنکے باطل مین کھیلتا چھوڑ صادق ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت داود علی نبینا و علیہ السلام
پر وحی بھیجی اے داود میرے سچے بندون سے کہہ دے کہ میرے ہی ساتھ خوش ہون اور
میرے ذکر کے ساتھ ہی دل ٹھنڈا کرین۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمھاری فرحت اپنی
اور اپنے انعام کی رضامندی کیساتھ فرمائے اور ہم کو اپنے سمجھنے والون مین سے بنائے
اور غافلون مین سے نکرے اور اپنے کرم و احسان سے ہم کو اہل تقویٰ کے راستہ پر چلائے
خاتمہ اپنے پروردگار جل ذکرہ کے ساتھ مؤلف رضی اللہ عنہ کی مناجات کے بیان مین آلٰہی جب مین اپنے غنا کی حالت مین بھی محتاج ہون
تو اپنے فقر کی حالت مین کیونکر فقیر و محتاج نہون گا۔ آلٰہی جب مین اپنے علم کی حالت

مین بھی جاہل ہون تو اپنی جہل کی حالت مین کیسے سخت جاہل و نادان نہون گا۔ الٰہی تیری
تدبیر کے اختلاف اور تیری تقدیر کے سرعت نزول نے تیرے عارفین بندون کو تیری عطا پر مطمئن
ہونے سے اور مصیبت مین تجھسے نا امیدی سے روک دیا۔ الٰہی مجھسے وہ ہی جو میری بدعملی و
ملامت کے لائق ہی اور تجھ سے وہ ہی جو تیرے کرم کو سزاوار ہی۔ الٰہی تو نے میری ناتوانی کے
وجود سے پہلے اپنے آپ کو میرے ساتھ لطف و مہربانی سے متصف فرمایا تو کیا اب میری ناتوانی
کے وجود کے بعد مجکو لطف و مہربانی سے محروم فرمائیگا۔ الٰہی اگر مجھسے نیکیان ظاہر ہون
تو تیرا فضل اور تیرا مجھپر احسان اور اگر مجھسے برائیان ہون تو تیرا عدل اور تیری مجھپر حجت
ثابت۔ الٰہی جب تو میرا کفیل ہی تو مجکو میرے نفس کو کیونکر سپرد کرتا ہی۔ اور جب تو میرا
مددگار ہی تو مین کیونکر ذلیل ہو سکتا ہون اور جب تو مجھپر مہربان ہی تو مین کب ناکامیاب
ہو سکتا ہون۔ مین اپنے فقر و مسکنت کو تیری طرف وسیلہ پکڑتا ہون۔ اور جس چیز کا
تیری بارگاہ عالی تک پہونچنا محال ہو مین اُسکو کیونکر وسیلہ بناؤن۔ بلکہ جب میرا حال
تجھپر مخفی نہین تو مین تجھسے اُسکا کیونکر شکوہ کرون۔ بلکہ جب میرا کلام تیرے حکم سے
تیری بارگاہ عالی تک نکلا ہی تو مین اُسکو اپنا کلام ہونا کیونکر ظاہر کرون بلکہ جب میری
امیدونکی جماعت تیری بارگاہ عالی مین چلکر پہونچی ہین تو وہ کیونکر ناکامیاب ہو سکتی ہین
بلکہ جب میرے احوال کا مبدا اور مرجع تو ہی ہی تو وہ کیونکر عمدہ اور پسندیدہ نہونگے الٰہی
باوجود میری بڑی نادانی اور ناعاقبت اندیشی کے تو مجھپر کس قدر مہربان ہی۔ اور باوجود
میرے افعال کے قبح کے تو مجھپر کس قدر رحم والا ہی۔ الٰہی تو مجھسے کس قدر نزدیک ہی
اور مین تجھ سے کتنا دور ہون۔ الٰہی تو مجھپر کسقدر مہربان ہی پھر کونسی چیز مجکو تیرے شاہدہ
سے حاجب ہو سکتی ہی۔ الٰہی مین نے اپنی کیفیات کے اختلاف اور حالات کے تبدل
سے معلوم کر لیا ہی کہ مجھسے تیری غرض اور ارادہ یہ ہی کہ مین تجکو ہر چیز مین پہچانون
یہانتک کہ کسی چیز مین تیری معرفت سے جاہل نہون۔ الٰہی جب کبھی میری

بدی نے میری زبان بند کی تیرے کرم نے مجھکو گویا کر دیا اور جب کبھی میرے برے اوصاف
نے مجھکو مایوس کیا تیرے احسان نے میری امید بندھائی - الٰہی جسکی نیکیان بھی برائیان
ہین تو بھلا اُسکی برائیان کیونکر برائیان نہون گی اور جسکے علوم وحقائق بھی محض دعوے
ہاین تو اُس کے دعوے کیونکر دعوے نہون گے الٰہی تیرے حکم نافذ اور مشیت
غالب نے کسی صاحب مقال کے لیے مقال اور کسی صاحب حال کے لیے حال اطمینان
کے قابل نہین چھوڑا الٰہی مین بہت سی طاعتین بجالایا اور بہت سی حالتون کو
مین نے پختہ اور راسخ کیا مگر تیرے عدل نے اُنپر میرے اعتماد کو ڈھا دیا - نہین بلکہ
تیرے فضل نے مجھکو اُنپر اعتماد کرنے سے پھیر دیا الٰہی تو جانتا ہی اگرچہ یقینا مجسے طاعت
کی بجا آوری پر مداوست نہین ہوئی لیکن طاعت کی محبت اور عزم پر مداومت
رہی ہی - الٰہی جب تو قاہر ہی تو مین کیونکر پختہ عزم کرون اور جب تو حکم فرمانیوالا ہی
تو مین کیسے پختہ عزم نکرون - الٰہی احوال مخلوقات مین میرا تردد تجھ تک پہونچنے
مین دوری کو مقتضی ہی تو مجھکو ایسی خدمت پر جو تیری بارگاہ عالی تک پہنچادے
ہمہ تن مجتمع فرماوے - الٰہی جو چیز اپنے وجود مین تیری محتاج ہی اُس سے تیرے
وجود پر کیونکر استدلال ہو سکتا ہی کیا تیرے ماسوا کا ظہور اسقدر ہو سکتا ہی
جو تجھے حاصل نہو یہان تک کہ وہ تیرا ظاہر کرنے والا بنے - تو کب غائب ہی
جو تیرے وجود پر کسی دلیل کی دلالت کی حاجت ہو اور تو کب بعید ہی جو مخلوقات
تجھ تک پہونچا دین - الٰہی وہ آنکھ جو تجکو اپنے اوپر نگہبان اور محافظ نہ دیکھے اندھی
ہو اور اُس بندے کی تجارت جس نے اپنے لیے تیری محبت کا حصہ نہین لیا
ٹوٹے مین پڑ یو - الٰہی تو نے آثار کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرمایا تو مجکو اپنے انوار
کے لباس مین اور نظر بصیرت کی رہنمائی کے ساتھ اُن کی طرف پھیر تاکہ جس طرح تیرے
حکم سے مین اُنکی طرف نظر کرنے سے قلب محفوظ اور اُنپر اعتماد کرنے سے بلند ہمت

اُن مین داخل ہوا تھا اسیطرح اُن سے تیری بارگاہ عالی کیجانب پھر دن تو ہر چیز پر قادر ہے الٰہی
یہ میری خواری تیرے سامنے ظاہر اور یہ میری حالت تجھپر غیر مخفی تجھسے ہی تیری بارگاہ عالی تک
پہونچنا طلب کرتا ہون اور تیرے ہی ساتھ تیری بارگاہ عالی تک رہنمائی چاہتا ہون تو میری
اپنے تک اپنے نور کیساتھ رہنمائی فرما اور سچی عبودیت مین اپنے سامنے مجکو ٹھہرا الٰہی اپنے پوشیدہ
پوشیدہ علم کی مجکو تعلیم فرما اور اپنے محفوظ نام کے ساتھ محفوظ رکھ الٰہی اہل قرب کے محقق
مقامات مین مجکو تحقق اور پختگی عطا فرما اور اہل جذب کا مجکو راستہ چلا۔ الٰہی مجکو اپنی تدبیر
کیساتھ میری تدبیر سے اور اپنے اختیار کے ساتھ میرے اختیار سے بے پرواہ فرما اور مجکو
میری بیقراری کے مرکز ونپر ٹھہرا۔ الٰہی مجکو میرے نفس کی ذلت حرص وطمع سے نکال اور
قبر مین میرے اوترنے سے پہلے مجکو میرے شک اور شرک سے پاک فرما۔ تجھی سے اپنے ہوائے
نفسانی اور وساوس شیطانی پر مدد مانگتا ہون تو میری مدد کر اور تجھی پر بھروسا کرتا ہون
کسی دوسرے کے سپرد نہ فرما اور تجھی سے سوال کرتا ہون مجکو ناامید نہ کر اور تیرے فضل و
کرم کی رغبت کرتا ہون مجکو محروم نہ فرما اور تیرے ہی بارگاہ عالی کیطرف منسوب ہون
مجکو دور نکر اور تیرے ہی دروازہ پر کھڑا ہون مجکو نہ ڈھکیل ۔ الٰہی جب تیری رضا اس
سے بھی پاک۔ اور منزہ ہے کہ تجھے اُسکے لیے کوئی علت اور سبب ہو تو مجسے میرا کوئی عمل یا
حال اُسکی علت کیونکر ہو سکتا ہے الٰہی جب تو اپنی ذات کاملہ مین اس سے بھی غنی ہے
کہ تجکو تجھسے نفع پہونچے تو مجھ ناقص وناکارہ سے کیونکر غنی نہون گا۔ الٰہی قضا وقدر مجپر غالب
آئی اور ہوائے نفسانی نے شہوت کی مضبوط رسیون مین مجکو جکڑ لیا تو تو میرا مددگار ہو کہ میری
بھی مدد کرے اور میرے واسطہ سے میرے متعلقین کے بھی مدد فرمائے اور اپنے فضل وکرم
سے اسقدر غنی کر کہ تیرے مشاہدہ جمال وجلال کے ساتھ اپنی طلب سے بھی مستغنی ہو جاؤن
تو وہ ذات پاک ہے جسنے اپنے دوستون کے دلون مین معارف کے انوار یہان تک روشن
کیئے کہ اُنھون نے تجھے پہچانا اور تیری وحدانیت کا اعتراف کیا اور تو وہ پاک ذات ہے جسنے

اپنے دوستون کے دلون سے اغیار کے تعلق یہان تک قطع کیے کہ انھون نے تیرے سوا کسی کو محبوب نہ بنایا اور تیرے سوا کسی کو بیقرار ہو کر سہارا نہ ٹھہرایا۔ تو ہی اُن کا مونس ہوا جو عالم کے تعلقات وکدورات نے اُنکو متوحش اور پریشان کیا اور تو نے ہی اُن کی رہنمائی جو حق کے راستہ اُن کے لیے منکشف ہو گئے جس نے تجکو نہ پایا اُس نے کیا پایا اور جس نے تجکو پایا اُس نے کیا نہ پایا جو تیرے بدلے کسی دوسرے سے راضی ہوا ناکامیاب ہوا اور جس نے تیری بارگاہ عالی سے دوسری طرف منتقل ہونا چاہا نقصان مین پڑا الٰہی تو نے اپنا احسان کم نہین کیا تو پھر کسطرح تیرے سوا کسی دوسرے کی امید کیجاوے اور تو نے اپنی بندہ نوازی کی عادت کو نہین بدلا تو تیری غیر سے کیونکر سوال کیا جاوے۔ اے وہ ذات جس نے اپنے دوستون کو اپنی اُنس جان بخش کی شیرینی کا ذائقہ چکھایا تو وہ اُس کے سامنے محبت کے ساتھ عاجزانہ کھڑے ہوئے اور اے وہ ذات جس نے اپنے دوستونکو اپنی ہیبت کا لباس پہنایا تو وہ اُسکے عزت کے ساتھ عزت والے ہو کر قائم ہوئے۔ تو ذکر کرنے والون کے ذکر سے پیشتر اپنے احسان سے اُنکا یاد کرنے والا ہو اور عبادت کرنے والون کی توجہ سے پہلے احسان کی ابتدا کرنے والا ہو اور سوال کرنے والون کے سوال سے پہلے بخشش کے ساتھ سخاوت کرنے والا ہو اور نہایت بخشش کرنے والا پھر جو کچھ ہمکو ہبہ کیا ہم سے اُس کا قرض مانگنے والا۔ الٰہی مجکو اپنی رحمت کے ساتھ طلب فرما کہ تجھ تک پہونچون اور اپنی منت کے ساتھ مجکو کھینچ کہ تیری طرف متوجہ ہون الٰہی اگرچہ مین تیری نافرمانی کرون پھر بھی تجسے میری امید منقطع نہین ہوتی جیسے اگرچہ طاعت بجالاون پھر بھی تیرا خوف مجسے جدا نہین ہوتا الٰہی تمام عالم نے مجکو تیری طرف ڈھکیل دیا۔ اور تیرے لطف و کرم کے علم نے تیرے دروازہ پر ٹھہرا دیا۔ الٰہی تو میری امید ہو تو پھر مین کیونکر خائب ہون اور میرا سہارا تجپر ہو تو مین کیونکر ذلیل ہون الٰہی تو نے مجھے ذلت مین جا دیا تو مین کیونکر عزت پا سکتا ہون

اور تونے مجکو اپنی طرف نسبت کیا تو مین کیونکر صاحب عزت نہون آلہی تونے مجکو
فقر و احتیاج مین ٹھہرایا تو مین کیونکر محتاج نہون اور تونے مجکو اپنے جود کے ساتھ غنی کیا
تو مین کیونکر محتاج ہون تو وہ ذات ہی کہ بجز تیرے دوسرا کوئی معبود نہین ہر چیز کو اپنی معرفت عطا
فرمائی تو کوئی چیز تجسے ناواقف نہوئی تو وہ ذات ہی کہ تونے مجکو ہر شے مین اپنی معرفت عطا فرمائی
تو مین نے ہر چیز مین تیری تجلی ظاہر دیکھی پھر تو سب پر ظاہر و آشکارا ہی۔ اے وہ ذات جو
اپنے رحمان ہونے کے ساتھ اپنے عرش پر مستوی ہوا کہ وہ عرش اسکے رحمانیت مین اسطرح
غائب ہوا جیسے تمام عالم اسکے عرش مین غائب ہی۔ آثار کو تونے آثار سے مٹایا اور اغیار کو
انوار کے آسمانون کی چہار دیواریون سے نیست و نابود کیا۔ اے وہ ذات جو اپنی عزت کے
پردون مین آنکھون کے ادراک سے محجوب ہی اے وہ ذات جسنے اپنی صفات کمالیہ کے
ساتھ عارفین کے قلوب پر تجلی فرمائی پھر اسکی بے نہایت عظمت باطن قلوب پر متحقق
ہوگئی تو کیونکر چھپ سکتا ہی تو ظاہر و آشکارا ہی اور تو کیونکر غائب ہو سکتا ہی تو نگہبان
اور حاضر ہی اور اللہ تعالے توفیق دینے والا ہی اور اسی سے اعانت طلب کرتے ہین
ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علے سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم
ستائیسوین رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ کو بعد نماز جمعہ مسجد محلہ خانقاہ قصبہ دیوبند ضلع
سہارنپور مین یہ ترجمہ تمام ہوا والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اتباعہ اجمعین

تمت

الحمد للہ تعالی کہ یہ کتاب فیض انتساب حسب الحکم زبدہ ارباب صدق و صفا قدوہ اصحاب ورع وتقوی حضرت مخدومنا
سیدنا و مولانا حاجی حافظ شاہ محمد اشرف علی صاحب ظلہ العالی مطبع نظامی واقع کانپور مین چھپی بار سوم بہ اہتمام

محمد روشن خان حنفی
محمد عبد الرحمن خان

قائدہ تمام ہو چکا دین اور مقبول خاص و عام کر دین
وجہ مہر و دستخط اسواسطے کہ یہ کتاب چھپی گئی
مطبع نظامی کی ہی مہر مطبع و دستخط مہتمم کے کئے گئے

بماہ نومبر [illegible]